سکرات کے وقت حاضرین کی ذمہ داریاں اور مرنے والے کے پاس کی جانے والی باتیں کہ کیا کہا جائے اور کیا نہ کہا جائے

سکرات کیا کریں؟

مولف

مولانا غیاث احمد شادی

بتعاون: جناب خالد محمد علی مبارک شارجہ

ناشر: مکتبہ سبیل الفلاح ۲/۱۳۸-۲-۱۶، اکبر باغ حیدرآباد

15.6.2003

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ

سکرات سے تعزیت تک کیا کریں ؟

غیاث احمد رشادی

مکتبہ سبیل الفلاح

اکبر باغ حیدر آباد

جملہ حقوق غیر محفوظ

سلسلہ ء مطبوعات مکتبہ سبیل الفلاح اکبر باغ (۲٤)

نام کتاب :۔ سکرات سے تعزیت تک

نام مصنف :۔ مولانا غیاث احمد رشادی صاحب

طابع وناشر :۔ مکتبہ سبیل الفلاح اکبر باغ حیدر آباد

تعداد اشاعت :۔ ایک ہزار

کمپیوٹر کتابت :۔ مبین احمد متعلم المعہد العالی الاسلامی

بمعرفت رشادی کمپیوٹر سنٹر

نزد دلکشا فنکشن ہال اکبر باغ حیدر آباد

کتابت سرورق رئیس الخطاط سلام خوشنویس

قیمت :۔ دس روپے RS - 10 = 00

ملنے کے پتے

مکتبہ سبیل الفلاح

* 2 \ 138 - 2 - 16 نزد دلکشا شادی خانہ اکبر باغ حیدر آباد *

* ہندوستان پیپر امپوریم مچھلی کمان حیدر آباد *

* حسامی بک ڈپو مچھلی کمان حیدر آباد *

* کمرشیل بک ڈپو چارمینار حیدر آباد *

* دار الکتاب گن فاونڈری حیدر آباد *

* مولانا جواد احمد خان دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور *

* مولانا شکیل احمد بنگلوری مدرسہ کاشف الہدی مدراس *

فہرست مضامین

(۱) حرف آغاز ۵

(۲) سکرات کی حقیقت ۷

(۳) موت کے آثار کیا ہیں ؟ ۷

(۴) سکرات اور حاضرین کی ذمہ داریاں ۸

(۵) سکرات کے وقت کی کوتاہیاں ۹

(۶) موت کی اطلاع ۱۱

(۷) جب جان نکل جائے ۱۱

(۸) چند مسائل ۱۲

(۹) میت کے پاس حاضرین کی کوتاہیاں ۱۳

(۱۰) نوحہ اور ماتم کا حکم ۱۴

(۱۱) موت پر صبر کرنے کا اجر ۱۵

(۱۲) کیا آنسو بہانا جائز ہے ؟ ۱۵

(۱۳) میت کا بوسہ لینا ۱۶

(۱۴) کیا شوہر بیوی کا چہرہ دیکھ سکتا ہے ۱۶

(۱۵) کیا غیر مسلم میت کو چھو سکتے ہیں ؟ ۱۷

(۱۶) تجہیز و تکفین میں تاخیر نہ ہو ۱۷

(۱۷) غسل کے وقت کی کوتاہیاں ۱۸

(۱۸) غسل کا پانی ۱۹

(۱۹) غسل میں کن چیزوں کی ضرورت ہے ۱۹

(۲۰) غسل کا طریقہ ۲۰

(۲۱) غسل کون دے سکتے ہیں ؟ ۲۱

(۲۲) غسل سے متعلق چند مسائل ۲۱

(۲۳) مردوں کا کفن ۲۲

(۲۴) عورتوں کا کفن ۲۳

(۲۵) کفنانے کا مکمل طریقہ ۲۳

(۲۶) کفن کے اہم مسائل ۲۴

(۲۷) جنازہ پر پھول ڈالنا ۲۵

(۲۸) جنازہ کس طرح لیجائیں ؟ ۲۵

حضرت مولانا ریاض الرحمٰن رشادی صاحب دامت برکاتہم

(بانی و مہتمم جامع العلوم، جامع مسجد بنگلور سٹی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز محترم عالی جناب مولانا غیاث احمد رشادی صاحب کی تالیفات جو انتہائی اہم اور دینی موضوعات پر ہوتی ہیں۔ قابل دید و مطالعہ ہیں مختصر ہونے کی وجہ سے آج کے کم فرصت والے انسان کیلئے جاذب توجہ ہیں تو خصوصیت کے ساتھ ان کا انتخاب کیا ہوا مواد بے حد مستند ہوتا ہے جو بہت ہی اہم بات ہے اور بہت سے ضروری مضامین پر ایسے کتابچے شائع ہوں اور عوام میں شائع کئے جائیں تو دینی باتیں عام ہونگی اور علم دین کے بھی عوام میں پھیلنے کی خوبصورت شکل ہوگی میری دعا ہیکہ اللہ تعالی صاحب موصوف کی خدمات کو قبول عامہ عطا فرمائے اور ان خدمات کو بالخصوص ذخیرہ آخرت کے طور پر بھی قبول فرمائے۔ آمین

فقط والسلام

خادم علوم اسلامیہ

ریاض الرحمٰن رشادی

(بانی و مہتمم جامع العلوم، جامع مسجد بنگلور سٹی)

۲۰/ مارچ ۲۰۰۱ء

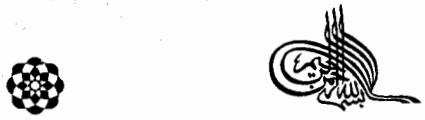

حرف آغاز

اس مہربان رب ذوالجلا ل کے نام سے اس کتاب کا آغاز کرتا ہوں جس نے انسان کو علم وعرفان سے آگاہ کیا ،بے حساب درودو سلام نبی رحمت حضرت محمد مصطفے ﷺ پر جن کی مبارک زندگی کو قیامت تک کیلئے عمدہ اور بہترین نمونہ بنایا گیا، رحمت الٰہی کا نزول ہوان ائمہء محدثین،فقہا،علماء اور محققین پرجنکی زندگی کا ہرہرلمحہ قرآن حکیم اوراحادیث مبارکہ کی اشاعت میں گزرا اور جنہوں نے انسان کی پیدائش سے وفات تک کے سارے مسائل کو سمجھنے اور اس پر آسانی کے ساتھ عمل کرنے کی راہیں ہموار کیں

احقر نے اپنے اساتذہء کرام کی رہنمائی اوراکابر کی سرپرستی میں جب سے مختصراور عام فہم کتابوں کی تالیف شروع کی ہے اسی وقت سے عوام وخواص نے ہرطرح حوصلہ افزائی کی، قرآن وحدیث کی روشنی میں کسی بھی ایک موضوع پر اس انداز کی تحریرکو پسندکیا اور رفتہ رفتہ یہ کتابیں نہ صرف ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں پھیل گئیں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی ان کتابوں کومقبولیت نصیب ہوئی،موجودہ دورمیں جس اہم مسئلہ پر لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی لوگوں نے مجھ ناکارہء علم وعمل کو مشورہ دیا کہ فلاں موضوع پر ایک کتاب تحریر کیجائے چنانچہ ہم اپنے محلّہ میں کیسے رہیں؟ رشتہ داروں میں ایسے

رہیے ، موجودہ معاشرہ میں نکاح بوجھ کیوں؟ وغیرہ ہمارے مخلص وہمدرد قارئین کے مشورہ اور انکی توجہ دہانی کا نتیجہ ہے چند دنوں قبل میں ایک نیک اور صالح خاتون نے عیادت سے متعلق ایک مختصر کتاب تحریر کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی الحمدللہ وہ تصنیف کے مرحلہ سے گزرچکی ہے اللہ تعالی طباعت کے اسباب پیدا فرمادے ، حال ہی میں محمدیہ مسجد عنبرپیٹ کی کمیٹی کے افرادبالخصوص جناب خالد صاحب نے مجھ حقیر کو اپنی مسجد میں بالخصوص مدعوکیا اور خواہش کی کہ اب تک آپ زندگی اورزندوں سے متعلق اصلاحی کتابیں تحریرکرتے رہے ہیں ایک کتاب موت اورموت کے بعد تجہیزو تکفین ، نمازجنازہ ،تدفین وغیرہ سے متعلق بھی لکھدیں جس میں صحیح اسلامی طریقہ بیان کیا جائے اورساتھ ہی جو خرافات وبدعات موت کے ساتھ ہی زندہ ہوجاتے ہیں انکا بھی جائزہ لیں چنانچہ انہی حضرات کی خواہش پر یہ کتاب تحریرکررہا ہوں اللہ تعالی اسکو قبول فرمائے اور امت کے لئے نافع بھی بنادے آمین

❖ غیاث احمد رشادی ❖

سکرات کی حقیقت

وہ بیماری جس بیماری کے بعد آدمی کو صحت و تندرستی نصیب ہوتی ہے وہ تو مطلق بیماری اور مرض ہے لیکن وہ بیماری جس بیماری کے بعد صحت و تندرستی کے بجائے اسی حالت بیماری میں موت آجاتی ہے اس بیماری کو " مرض الموت " کہتے ہیں اور عین موت سے پہلے جو کیفیت مرنے والے پر طاری ہوتی ہے اسے "سکرات" کہتے ہیں قرآن مجید نے اسی سکرات کا یوں ذکر کیا۔ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَالِكَ مَاكُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ)اور تحقیق کہ پہنچی بیہوشی موت کی یہ وہ چیز ہے جس سے تو بدکتا ہے (سورہ ق ۱۹)اور نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا "اِنَّ الْمَوْتَ سَكَرَاتٌ" بیشک موت کی بڑی شدتیں ہوتی ہیں۔ ابو بکر بن الانباری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مسروقؒ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ پر موت کے آثار شروع ہوئے تو حضرت عائشہؓ کو بلایا وہ پہونچیں تو یہ حالت دیکھکر بیساختہ ایک شعر زبان سے نکلا اِذَا حَشْرَجَتْ يَوْمًا وَضَاقَ بِهَا الصَّدْرُ یعنی جب روح ایک دن مضطرب ہوگی اور سینہ اس سے تنگ ہوجائے گا ، حضرت صدیق اکبرؓ سنا تو فرمایا کہ تم نے فضول یہ شعر پڑھا یوں کیوں نہ کہا ؟ "وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَالِكَ مَاكُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ " نبی رحمت ﷺ کو جب یہ حالت پیش آئی تو آپ ﷺ پانی میں ہاتھ ڈالکر چہرۂ مبارک پر ملتے اور فرماتے تھے " لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ اِنَّ الْمَوْتَ سَكَرَاتٌ " اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں موت کی بڑی شدتیں ہوتی ہیں۔

موت کے آثار کیا ہیں

جب آدمی کی زندگی کے آخری لمحات شروع ہوتے ہیں اور نزع کی کیفیت شروع ہوجاتی ہے تو اسوقت مرنے والے پر موت کے کچھ آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ احادیث کی روشنی میں علماء امت نے جو علامتیں تحریر کی ہیں وہ یہ ہیں کہ مرنے والے کی ناک کا بانسہ ٹیڑھا ہوجاتا ہے، آنکھ کی پتلی ڈھل جاتی ہے،زبان موٹی پڑجاتی ہے، پیرست

ہوجاتے ہیں یعنی پیروں کے سکیڑنے اور پھیلانے کی قوت وطاقت ختم ہوجاتی ہے ، رگیں کھینچنے لگتی ہیں، پیشانی کی کنپٹیاں دبنے لگ جاتی ہیں،رنگ بدلکر مٹیالاسا ہوجاتا ہے ، ہونٹ خشک، ہاتھ پیر سرد اور بے حس ہوجاتے ہیں،اور مخصوص قسم کی آواز سنائی دینے لگتی ہے، یہ اوراس قسم کی علامتیں ظاہر ہونے لگ جائیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ موت کی سکرات کاوقت ہے،یہ بیقراری اورایک قسم کی بے ہوشی کاوقت ہوتاہے، مرنے والے کو اس وقت شدید قسم کی تکلیف ہوتی ہے، ہمیں ایسے وقت اللہ تعالی سے دعاء کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی اس مومن بندہ پررحم وکرم فرمادے اورسکرات کی اس سختی کو دورفرما دے اس موقع پر اللہ تعالی ہماری بھی مدد فرمائے ۔

سکرات کے وقت حاضرین کی ذمہ داریاں

جن علامات سکرات کاتذکرہ ہم نے کیا ہے ان علامات کے ظاہر ہونے پر اس مرنے والے کے پاس بیٹھکر قرآن مجید پڑھنا چاہیے ، اگر سورہ یس زبانی یا دیکھ کر پڑھی جائے تو بہترہے، نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے حکم دیا کہ مرنے والوں کے پاس سورہ یس پڑھاکرو اسی طرح قریب بیٹھنے والوں کو چاہیے کہ مرنے والے کے کان کے قریب کلمہ " لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ "برابر پڑھتے رہیں تاکہ وہ سن کر خود بھی کلمہ پڑھ لے اور اسکا خاتمہ بھی ایمان پرہو، ہاں ! اگر وہ خود ہی کلمہ پڑھ رہا ہو تو پھرپڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، یہاں یہ بات یادرہے کہ مرنے والے کو کلمہ پڑھنے کا حکم نہیں دینا چاہیے اسلئے کہ اس حالت میں وہ انتہائی تکلیف میں ہوتا ہے ہوسکتا ہے کہ اس تکلیف کی شدت کی وجہ سے وہ کلمہ پڑھنے سے انکار کردے اور مرنے والے کے حق میں اللہ تعالی سے گڑگڑا کر دعاء بھی کرتے رہیں کہ ایمان پر خاتمہ ہواور اللہ تعالی اسکی مغفرت فرمادے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سکرات کے وقت جولوگ دعاکرتے ہیں فرشتے انکی دعاپر آمین کہتے ہیں ۔ (مشکوۃ)

میت کے پاس سکرات کے وقت کلمہء طیبہ کے پڑھنے کو تلقین کہتے ہیں۔ تلقین کا یہ عمل اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک کہ مرنے والا اپنی زبان سے ایک دفعہ کلمہ نہ پڑھ لے، اگرمرنے والا کلمہ پڑھ لے اور پھرکوئی بات کرلے تو پھردوبارہ کلمہ طیبہ کی تلقین اسی طریقہ سے کیجائے تاکہ اسکا آخری کلام کلمہء طیبہ ہو سورہ یس کی

طرح سورہ ء رعد کا پڑھنا بھی اس وقت مستحب ہے ۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہنا چاہیے کہ سورہ ء یس سورہ ء رعد وغیرہ کے پڑھنے کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ اس مریض کی موت طلب کیجارہی ہے بلکہ مقصداسکایہ ہیکہ مرنیوالے کو آسانی اورراحت نصیب ہوجائے اللہ تعالی سکرات کی شدت سے ہم سب کی حفاظت فرمادے۔ حاضرین کیلئے یہ بھی مستحب ہے کہ سکرات کی علامتوں کے ظاہر ہونے کے بعدمرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف پھیردے اور جس طرح سیدھی کروٹ پر لیٹنا مستحب ہے اسی طرح اسکو بھی سیدھی کروٹ پرلٹادیں یا سرکے نیچے ایک پاک تکیہ رکھکرذرا اوپر اٹھادیں تاکہ اسکامنہ قبلہ کی طرف ہوجائے یہ سب صورتیں جائزہیں اوراگرمرنے والے کومذکورہ طریقے سے لٹانے میں تکلیف ہوتو وہ جس حالت میں ہواسی حالت میں رہنے دیں ۔ امام سکاکیؒ نے روح نکلتے وقت ایسی عورتوں کوانکے پاس بیٹھنے سے منع فرمایا جوحیض ونفاس کی حالت میں ہوتی ہیں اسلئے کہ یہ وقت فرشتوں کی حاضری کاہوتا ہے بعض علماء نے غیرمسلم کو بھی روح نکلتے وقت میت کے پاس سے ہٹانے کا حکم دیاہے

سکرات کے وقت کی کوتاہیاں

(۱) کسی مسلمان پرسکرات کی کیفیت طویل مدت تک ہوتو ہرگزیہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اسکے کئے ہوئے اعمال کی سزا اسکومل رہی ہے بلکہ ہرمومن کے باریمیں اچھا گمان رکھنا چاہیے ۔

(۲)سکرات کے وقت مرنے والے کے سامنے اسکی جائیداد، مال و دولت اوربیوی بچوں کاتذکرہ نہیں کرنا چاہے اسلئے کہ یہ وقت اپنی مغفرت اور آخرت کی فکرکا ہے ایسے وقت بھی دنیاکی فکروں میں رہنانادانی ہے اورخودمرنیوالابیوی،بچے،بھائی، بہنیں،اور ماں باپ رشتہ داروں اور دوست احباب کا تذکرہ کرنے لگے توحکمت کیساتھ اس گفتگو کوبدلناچاہے اوراسکے دل اوردماغ کوآخرت کی طرف پھیردیناچاہئے

(۳)سکرات کے وقت مرنے والے کے متعلقین کو چاہئے کہ اسکے سامنے چیخنے چلانے اور بلند آواز سے رونے سے گریز کریں محبت کے اظہارکا طریقہ یہ نہیں ہے کہ مرنے والے کے سامنے چیخیں، چلائیں اور اپنے موجودرہنے کا ثبوت دیں بلکہ محبت کا تقاضا یہ ہیکہ خلوص دل سے اسکے حق میں دعاء کریں اور خاموشی اختیارکریں اور اسکی آخرت کی

کامیابی کیلئے جو تدبیر ہو سکتی ہے وہ اختیار کریں۔

(۴) سکرات کے وقت بعض عورتیں مرنیوالے کی بیوی کو اسکے سامنے کھڑا کردیتے ہیں یا بیوی خود ہی سامنے آجاتی ہے اور پھر اس سے وہ عورتیں یا خود اسکی بیوی پوچھتی ہے کہ مجھ کو کس کے حوالے کئے جارہے ہو؟ بیچارہ زندگی بھر اسکی ضرورتوں کو پورا کرتا رہا اب مرنے کے وقت بھی اس سے مواخذہ ہورہا ہے یہ وقت اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہونیکا ہوتا ہے ایسے وقت اس قسم کے سوالات سے میت کو آخرت کی فکر سے محروم کردینا نادانی ہے۔

(۵) بعض عورتیں مرنیوالے کے سامنے اسکے بچوں کو لاکر کھڑا کردیتی ہیں اور پوچھتی ہیں کہ انکا اب کون ہوگا ؟ انہیں پیار کرلو انکے سر پر ہاتھ تو رکھدو حکم تو یہی ہیکہ اگر مرنے والا خود یاد کرے تو سرسری طور پر بچوں کو سامنے کردیں تاکہ اسکا دل ان میں اٹکا نہ رہے لیکن اگر وہ خود یاد نہ کرے تو اسکو یاد نہ دلائیں اسلئے بہتر یہی ہیکہ سکرات کے وقت مرنیوالے کے پاس دیندار، سمجھدار، صابر اور سنجیدہ لوگ ہوں جو اس قسم کی حرکتوں کو روک سکیں۔

(۶) بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا کہ بیچارہ سکرات کے عالم میں ہے اور اسکے وارثین مال و دولت اور روپیہ پیسہ کی فکر میں ادھر ادھر تلاشی میں مصروف ہیں اور مرنیوالا تنہا ہی ختم ہورہا ہے یہ تو انتہائی سخت دلی اور خودغرضی کی بات ہے۔

(۷) بعض لوگ اس خوف سے کہ قریب رہنے کی وجہ سے مرنے والے کی بیماری خود کو نہ لگ جائے مرنے والے کے قریب ہی نہیں جاتے حالانکہ اللہ تعالی کے حکم کے بغیر کوئی بیماری کسیکو نہیں لگ سکتی اس قسم کے خیالات سے باز آجانا چاہیے ،

(۸) بعض لوگ مرنیوالے پر یہ زیادتی و ظلم کرتے ہیں کہ اخیر تک اس سے باتیں کرانا چاہتے ہیں وہ تھوڑا سا ہوش میں آیا تو فورا پکارنے لگتے ہیں ادھر بیٹی پکار رہی ہے ابو جی ! ذرا آنکھ تو کھولو مجھے دیکھو میں کون ہوں؟ ادھر بیوی پکار رہی ہے اور کسی ایک جانب بیٹا پکار رہا ہے ،ایسی حرکتوں سے باز آنا چاہیے اگر کسی حق واجب کے سلسلے میں دریافت کرنا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں کہ پوچھ لیا جائے کہ کسکو کتنا قرض دینا ہے اور کسکے کیا کیا حقوق باقی ہیں وغیرہ۔

(۹) سکرات کے وقت ایک بے احتیاطی یہ بھی ہوتی ہے کہ نامحرم عورتیں ،اڑوس

پڑوس کی عورتیں ،دور کی رشتہ دار عورتیں مرنیوالے کے سامنے آکر کھڑی ہوجاتی ہیں اوراسوقت پردہ کوضروری نہیں سمجھتیں یہ بڑی جہالت کی بات ہے اسلئے کہ اگراسکو ہوش ہے اور وہ دیکھ سکتا اور سمجھ سکتا ہے تونامحرم عورتوں کا اسکے سامنے آنا توبالکل جائز نہیں ہے ۔

(۱۰) بعض علاقوں میں یہ بری رسم بھی رواج پاگئی ہے کہ جب عورت کے انتقال کا وقت قریب آتا ہے تو دوسری عورتیں اس کے ہاتھوں میں مہندی لگاتی ہیں اور اسکووہ مسنون سمجھتی ہیں حالانکہ یہ مسنون نہیں بلکہ ناجائز ہے اسلئے کہ موت کے بعد سوگ ہے زینت نہیں ۔

(۱۱) بعض علاقوں میں جب کسی عورت کے انتقال کا وقت قریب آتاہے اور وہ نزع کی حالت سے دوچارہوتی ہے تواسکے شوہرکوسامنے کھڑاکیاجاتاہے اوراس سے کہا جاتاہے کہ وہ مہرمعاف کردے یہ بالکل درست نہیں ہے ،اسی طرح شوہرکے انتقال کے وقت بھی عورت کواسکے سامنے کھڑاکیاجاتاہے اورلوگ اصرارکرتے ہیں کہ وہ مہرمعاف کردے وہ اس رسم سے مجبور ہوکرمہر معاف کردیتی ہے ،یہ عورت پرسراسر ظلم ہے

موت کی اطلاع

مرنے کے بعد رشتہ داروں،دوست و احباب، متعلقین اور اہل محلہ وغیرہ کو موت کی خبردینے میں کوئی حرج نہیں ہے اوراگرعالم،زاہدیاایساشخص جس سے لوگ عقیدت رکھتے ہوں وفات پاجائے تواسکے جنازے کیلئے بازاروں میں اعلان کرنا مستحسن ہے ، میت کے رشتہ داروں ،پڑوسیوں اور اہل محلہ اورعام لوگوں کواسوجہ سے کہ نمازجنازہ میں لوگ زیادہ حاضرہوں اطلاع دینا مستحب ہے ،

جب جان نکل جائے

جب سکرات کا عالم ختم ہوجائے اورآدمی کی جان نکل جائے توحاضرین کی ذمہ داری ہیکہ وہ فورامیت کے اعضاء درست کردیں یعنی ہاتھ پیرسیدھے کردیں آنکھ بندکردیں جب آنکھ بندکریں تومیت کا نام لیکریہ دعاء پڑھنی چاہیے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمُھْتَدِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ (مسلم وابوداود) یا یہ دعاء

پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْاَمْرَہٗ وَسَھِّلْ عَلَیْہِ مَابَعْدَہٗ وَاَسْعِدْہُ بِلِقَائِکَ وَ اجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْہُ اور ایک صاف کپڑے کی پٹی لیکر تھوڑی کے نیچے سے ڈالکر سر سے باندھ دینا چاہیے تاکہ منہ کھلا نہ رہ جائے اور مکھی وغیرہ منہ میں داخل نہ ہو اسکے بعد میت کے پاوں پھیلادیں تاکہ سکڑنہ جائیں اور اسکے پیٹ پر لوہے کا ٹکڑا یا شیشہ یا اور کوئی بھاری چیز رکھدیں تاکہ اسکا پیٹ نہ پھول جائے بہتر یہی ہیکہ لوہا رکھیں اسلئے کہ لوہے کی تھوڑی مقدار ہی کافی ہو جائیگی، امام بیہقیؒ سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے اپنے ایک غلام کے مرنے کے بعد اسکے پیٹ پر لوہا رکھنے کا حکم فرمایا اور پھر ایک کپڑے کی پٹی لیکر پیر کے دونوں انگوٹھوں کو ملاکر باندھ دیں تاکہ اسکی دونوں ٹانگیں برابر رہیں پھیلنے یا کھڑی ہونے نہ پائیں پھر ایک چادر سے اسکا پورا بدن ڈھک دیا جائے میت کے نزدیک خوشبوئیں رکھی جائیں مثلاً عطر گلاب وغیرہ یا کمرہ میں لوبان یا اگربتی سلگادیا جائے (بحرالرائق صفحہ ۱۲۴)

میت کو چارپائی یا تخت پر لٹانا چاہیے زمین پر نہ ڈال دیں تاکہ زمین کے اثر سے میت کا بدن متغیر نہ ہو جائے اور اسلئے بھی کہ ایک میت کو زمین پر لٹانے میں ہتک اور اہانت کا اندیشہ ہے اور حدیث میں میت کی تعظیم کا حکم ہے ہاں! اگر چارپائی یا تخت نہ ہو تو پھر زمین پر ہی چٹائی وغیرہ پر لٹانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

چند مسائل

(۱) جنابت والا آدمی (ناپاک مرد) اور حیض ونفاس والی عورتیں مردے کے قریب نہ جائیں بعض علماء کے نزدیک مذکورہ قسم کے لوگوں کا میت کے قریب بیٹھنا جائز نہیں بعض علماء نے حیض ونفاس والی عورت کو میت کے قریب بیٹھنے میں مضائقہ نہیں سمجھا ہے (مراقی الفلاح ۱۱۲)

(۲) مرنے کے بعد سے مردے کو جب تک غسل نہ دے دیا جائے اسوقت تک میت کے پاس بیٹھکر قرآن وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے (بحرالرائق ۱۴۸ج۲) میت جس کمرے میں ہے اسکے علاوہ دوسرے کسی کمرے میں قرآن مجید پڑھا جاسکتا ہے

(۳) اگر میت عورت ہو تو ہرگز یہ درست نہیں کہ تعزیت کیلئے آنیوالے ہر شخص کو اسکا چہرہ بتایا جائے جسطرح زندہ عورت کا پردہ واجب ہے اسی مردہ عورت کا پردہ بھی واجب ہے لہٰذا میت اگر عورت ہو تو ایسے وقت نامحرم مردوں کو وہاں سے ہٹا دینا چاہئے

(۴) میت کو غسل دینے کے بعد میت کے پاس بیٹھکر قرآن مجید پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں (آپکے مسائل اوران کا حل جلد سوم ۹۷)

میت کے پاس حاضرین کی کوتاہیاں

جب آدمی مرجاتا ہے تو اسکے مرتے ہی سارے کے سارے رشتہ دار دوست واحباب رونے چیخنے چلانے حتی کہ گریبان پھاڑنے اور طرح طرح کے جملے کہہ کہہ کر اپنے غم کا اظہار کرنے لگ جاتے ہیں انکے جملوں میں بعض مرتبہ ایسے جملے بھی ہوتے ہیں جن میں اللہ تعالی کی شکایت ہوتی ہے غرض پوری بے صبری کا مظاہرہ ہوتا ہے اور روتے روتے ایسے بے قابو ہو جاتے ہیں کہ نہ خود کا خیال ہوتا کہ کسقدر بے پردگی ہورہی ہے اور شریعت کے احکام کی خلاف ورزی ہورہی ہے اور نہ میت کا پاس ولحاظ ہوتا ہیکہ مرنیکے بعد ان پر میت سے متعلق کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں

بعض علاقوں میں آدمی کے مرتے ہی سارے گھر والے آپس میں ایک دوسرے سے اس طرح لپٹ کر روتے ہیں کہ محرم نا محرم کا کوئی پاس ولحاظ نہیں ہوتا، دیور بھابھی سے لپٹ کر رورہاہے بھابھی دیور سے لپٹ کر رورہی ہے، سالی بہنوئی سے لپٹ کر رورہی ہے اور بہنوئی سالی سے لپٹ کر رورہاہے (نَعُوْذُبِاللّٰہ) گھر کے کسی آدمی کے مرجانے سے کیا اسلامی احکامات بھی اسی کیساتھ چلے گئے ؟ یہاں یہ بات ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ کوئی مرگیا ہے تو کیا ہوا اسلامی احکامات تو زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے ۔

بعض لوگ روتے ہوئے میت کے اوپر گرجاتے ہیں انکے چہرے کو ہلاتے ہیں انکو خطاب کرتے ہوئے مختلف جملے کہتے ہیں اور یہ سارا منظر عموماً عورتیں پیش کرتی ہیں اور انکی یہ ساری حرکتیں تعزیت کیلئے جمع ہوئے مرد وعورت دیکھتے رہتے ہیں میت کی نوجوان بیٹیاں اور بیوی وغیرہ محلہ اور پڑوس کے سارے لوگوں کے سامنے بیان کر کرکے روتی ہیں انہیں اس برے عمل سے باز آنا چاہئے اور صبر سے کام لینا چاہیے ۔

نوحہ اور ماتم کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہیکہ ایک دفعہ حضرت سعد بن عبادہؓ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ اپنے چند صحابہؓ کو ساتھ لیکر انکی عیادت کیلئے حاضر ہوئے آپ ﷺ جب اندر تشریف لائے تو انکو بڑی سخت حالت میں پایا کہ انکے اطراف آدمیوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا ختم ہوچکے ؟ تو لوگوں نے عرض کیا نہیں ! ابھی ختم نہیں ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو انکی یہ حالت دیکھکر رونا آگیا جب اور لوگوں نے آپ ﷺ پر گریہ کے آثار دیکھے تو وہ بھی رونے لگے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگو! اچھی طرح سن لو اور سمجھ لو! کہ اللہ تعالی آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر تو سزا نہیں دیتا کیونکہ اس پر بندہ کا اختیار اور قابو نہیں ہے پھر زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا لیکن اسکی غلطی پر یعنی زبان سے نوحہ اور ماتم کرنے پر سزا دیتا ہے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے اور دعا و استغفار کرنے پر رحمت فرماتا ہے (بخاری و مسلم) نوحہ اور ماتم سے متعلق ایک اور روایت پڑھیں تو اندازہ ہوگا کہ سرکار دوعالم ﷺ ہمیں کیا ہدایات دینا چاہتے ہیں اور ہم ان ہدایات سے محروم ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ انکے شوہر ابو سلمہؓ کی وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں آپ ﷺ نے ان آنکھوں کو بند کیا اور فرمایا جب روح جسم سے نکالی جاتی ہے تو بینائی بھی اسی کے ساتھ چلی جاتی ہے ، اس لئے موت کے بعد آنکھوں کو بند ہی کردینا چاہیے آپ ﷺ کی یہ بات سن کر انکے گھر کے آدمی چلاچلاکر رونے لگے اور اس رنج و صدمہ کی حالت میں انکی زبان سے ایسی باتیں نکلنے لگیں جو خود ان لوگوں کے حق میں بددعا تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! اپنے حق میں خیر اور بھلائی کی دعاء کرو اسلئے کہ تم جو کہہ رہے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں ۔ پھر آپ ﷺ نے اس طرح دعاء فرمائی۔ اے اللہ ! ابو سلمہؓ کی مغفرت فرما اور اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں انکا درجہ بلند فرما اور اسکے بجائے تو ہی نگرانی فرما ان کے پسماندگان کی اور رب العالمین ! بخش دے ہم کو اور اسکو اور اس کی قبر کو وسیع اور منور فرما۔ (صحیح مسلم)

موت پر صبر کرنے کا اجر

رسول رحمت ﷺ نے ہر ناگفتہ بہ حالت پر صبر کرنیکی تعلیم دی ہے اور ایسے موقعوں پر صبر کرنیوالوں کو بشارتیں بھی دی ہیں، یہ حدیث قدسی یقیناً ان لوگوں کیلئے رہنماء ثابت ہوگی جو ایسے موقعوں پر بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ان کیلئے خوشخبری کا ذریعہ بنے گی جو صبر کے دامن کو مضبوطی سے تھام لیتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ جَزَاءً اِذَا قبضت صَفِیِیه ، مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ اِحْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی کا ارشاد ہیکہ اپنے ایمان والے بندے (یا بندی) کے کسی پیارے کو جب میں اٹھالوں پھر وہ ثواب کی امید میں صبر کرے تو میرے پاس اسکے لئے جنت کے سوا کوئی معاوضہ نہیں ہے

اور ایک روایت اللہ کے ان نیک بندوں کیلئے طمانیت کا ذریعہ ثابت ہوگی جنہوں نے اپنی اولاد کے انتقال پر صبر کیا تھا اور اللہ تعالی کی تعریف کی تھی۔

حضرت موسی اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ کے کسی بندے کا بچہ انتقال کرجاتا ہے تو اللہ تعالی روح قبض کرنے والے فرشتے سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی ؟ وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں ! پھر فرماتا ہیکہ تم نے اسکے دل کا پھل اس سے لے لیا ؟ وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں ! پھر فرماتا ہیکہ اس بندہ نے اس حادثہ پر کیا کہا ؟ اور کیا تاثر ظاہر کیا ؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اس بندے نے آپکی حمد کی، آپکا شکر ادا کیا اور اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا، اللہ تعالی فرماتا ہیکہ اس کیلئے جنت میں ایک عالی شان گھر بناو اور اسکا نام بیت الحمد رکھو۔ (مسند احمد و ترمذی)

کیا آنسو بہانا جائز ہے ؟

فطری اور طبعی طور پر اپنے کسی عزیز ترین آدمی کی موت پر رونا آجاتا ہے اور زار و قطار آدمی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں کیا اسلام فطرت کے اس تقاضے کو دبا دیتا ہے ؟ نہیں ! ہرگز نہیں !! نبی رحمت ﷺ کی تعلیمات میں ہمیں اسکی اجازت ملتی ہیکہ

کسی آدمی کی موت پر ہم آنسو بہاسکتے ہیں ، نبی رحمت ﷺ نے اپنی امت کیلئے ایسے موقع پر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے اور اللہ کے اس فیصلہ پر راضی رہنے کا حکم دیا اور دل کے غم اور آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کا جواز اپنے عمل سے بتایا ہے۔

چنانچہ اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات کے موقع پر وفور محبت و شفقت سے رقت کے باعث آپ ﷺ رونے لگے اوراپنے غم کااظہار(نوحہ اورماتم کے ذریعہ نہیں بلکہ) آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کے ذریعہ فرمایامگراس حالت میں بھی آپ صبر کا پہاڑ بنے رہے اورآپ ﷺ کاقلب اطہر اللہ تعالی کے اس فیصلہ سے راضی تھااور شکر خداوندی سے بھراہواتھااورزبان اللہ کی تعریف اور اسکے ذکرمیں مشغول تھی (زاد المعاد)

اسقدر واضح تعلیمات کے باوجود ایک طبقہ اگرکسی صحابی رسول کی وفات وشہادت پر نوحہ اور ماتم کرتا ہے تو ہمیں اس طبقہ میں نبی رحمت ﷺ کی تعلیمات کی جھلک نظر نہیں آتی بلکہ یہ کسی اورہی باطل تحریک سے ساز باز کا نتیجہ ہوسکتا ہے

میت کابوسہ لینا

غسل دینے کے بعدمیت کووفورمحبت یاعقیدت سے بوسہ لیناجائزہے۔نبی رحمت ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کا بوسہ لیا اور آنکھوں سے آنسونکل پڑے،حضرت ابوبکرصدیقؓ نے نبی رحمت ﷺ کے وصال پرآپ ﷺ کی پیشانی کابوسہ لیا۔ (زادالمعاد)

نوٹ : یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ نا محرم میت کا بوسہ نہیں لیا جاسکتا

کیاشوہر بیوی کا چہرہ دیکھ سکتا ہے ؟

بیوی کے مرنے کے بعد شوہراسکا چہرہ دیکھ سکتا ہے مگر ہاتھ نہیں لگاسکتاچونکہ بیوی کے انتقال سے نکاح ختم ہوجاتاہے یہی وجہ ہے کہ انتقال کے بعد وہ اسکی بہن سے نکاح کرسکتاہے اسلئے شوہر کابیوی کے مرنے کے بعد اسے ہاتھ لگانا اور غسل دینا جائز نہیں البتہ اسکاچہرہ دیکھ سکتا ہے اورشوہر کے مرنے پر نکاح کے آثار عدت تک باقی رہتے ہیں اس لئے بیوی کا شوہر کے مرنے کے بعد اسکوہاتھ لگانااور غسل دینا صحیح ہے (آپکے مسائل اور انکاحل) یہ جوکہا جاتاہے کہ حضرت فاطمہؓ کو حضرت علیؓ نے غسل

دیا اس سلسلہ میں شافی نے یہ نقل کیا ہیکہ حضرت فاطمہؓ کو حضرت ام ایمنؓ نے غسل دیا ہے درمختار میں ہے کہ شوہر کا بیوی کے مرنے کے بعد دیکھنا جائزہے لیکن غسل دینا جائز نہیں (فتاوی دارالعلوم جلد پنجم ۲۴۶)

کیا مسلمان لاش کو غیر مسلم چھو سکتے ہیں ؟

یہ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ مسلمان کی تجہیز و تکفین' نماز جنازہ اور تدفین کا انتظام کریں پھراگر کوئی کافر چھوئے یاوہ ازخود مسلمان میت کیلئے استغفار کرے اور اپنے طور پر نماز جنازہ میں شریک ہو تو اس سے نہ کسی کو کچھ نقصان ہے اورنہ ہی نفع' اگر طاقت ہو تو اس کو منع کردیں ورنہ خاموش رہیں'(فتاویدارالعلوم جلد پنجم ۲۵۳)

میت کے پاس قرآن شریف کا پڑھنا

جب آدمی کاانتقال ہوجاتاہے توجس کمرے میں اسکورکھا گیا ہے اس کمرے کے بجائے دوسرے کمرے میں قرآن مجید کی تلاوت کی جائے ۔ہاں! اگر غسل دیاجاچکا ہو تو غسل کے بعد میت کے پاس قرآن مجید کے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ۔

تجہیز و تکفین میں تاخیر نہ ہو

انتقال کے بعد مسنون و مستحب تو یہی ہیکہ میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ میں تاخیر نہ کیجائے بلکہ جلداز جلداس مسئلہ کو نمٹادیں ایسے موقوں پر عموماً میت کے قریبی رشتہ داروں، بیوی بچوں کے دور ہونے کی صورتوں میں ان کے پہنچنے تک انتظار کیاجاتاہے اور اس بہانے سے میت کو بہت دیر تک رکھاجاتاہے حالانکہ اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ انتقال کے بعد تجہیز و تکفین میں تاخیر نہ کی جائے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ تمہارا کوئی آدمی انتقال کر جائے تو اسکو دیر تک گھر میں مت رکھو قبر تک پہنچانے اور دفن کرنے میں جلدی کرو ایک اور روایت بھی اسکی تائید کرتی ہیکہ جب حضرت طلحہ بن براءؓ بیمار ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں محسوس کررہاہوں کہ انکی موت کا وقت آگیا ہے ایسا اگر ہوجائے تو مجھکو خبر کی جائے اورانکی تجہیز و تکفین میں جلدی کی جائے کیونکہ کسی مسلمان کی میت

کیلئے مناسب نہیں کہ وہ دیر تک اپنے گھروالوں کے بیچ میں رہے قابل غور مقام ہیکہ نبی رحمت ﷺ جس بات کو نامناسب فرمارہے ہیں ہم اپنی نادانی، غفلت اوراپنی خواہش و آرزو کی بنیاد پر یا اپنے آباء واجداد کے طریقوں کو زندہ رکھنے کی خاطر اس عمل کو نہ صرف مناسب بلکہ ضروری خیال کررہے ہیں اورجب کوئی میت کے گھر پہنچ کر تجہیز و تکفین میں جلدی کرنے کی ترغیب دیتاہے تووہ اپنے اس فیصلہ پر مصررہتے ہیں کہ فلاں کواطلاع جاچکی ہے انکے آنے تک میت گھرسے باہر نہیں نکل سکتی ،ابھی بیٹی نہیں آئی ہے ، ابھی بیٹا نہیں پہنچا ہے فلاں مقام سے نکل چکا ہے، ابھی میت کے باپ نہیں آئے ہیں اس قسم کی باتوں کو بنیاد بناکر خواہ مخواہ میت کی تجہیز و تکفین میں تاخیر کی جاتی ہے اور ایک نامناسب عمل کو زندہ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے، نبی رحمت ﷺ کے ارشادات کی کامل اتباع کرنے والے کبھی ایسی جرات نہیں کر سکتے ۔

غسل کے وقت کی کوتاہیاں

اس سے پہلے کہ ہم میت کے غسل کا طریقہ، مسائل اوردیگر تفصیلات بیان کریں مناسب یہی سمجھتے ہیں کہ اس وقت جوخامیاں ہوتی ہیں ان کی طرف توجہ دلائیں۔ عموما یہ دیکھا گیا ہیکہ میت کے متعلقین جوانتقال کیوقت سے روتے چلاتے رہتے ہیں اور وقفہ وقفہ سے ایک ہنگامہ مچا دیتے ہیں اوررشتہ داروں کے آنے پر ان سے لپٹ لپٹ کر بلند آوازسے چیخ کربیان کرتے ہوئے اورمیت کوپکار پکارکرروتے رہتے ہیں اورجب غسل کیلئے احباب میت کو لینے کیلئے اندر آتے ہیں تواسوقت متعلقین کے رونے چلانے اور بیان کرنے میں جومنظر سامنے آتاہے وہ انتہائی قابل مذمت ہوتا ہے ، جیسے ہی میت کو غسل کیلئے اٹھایا جاتاہے مرد وعورت شرعی مسائل اور اسلامی حدود کو بھول جاتے ہیں اورپردہ کا نام ونشان وہاں نہیں ہوتا ، بعض متعلقین توغسل کیلئے میت کو لیجانے تک نہیں دیتے ایک ہنگامہ کھڑاکردیتے ہیں ان خرافات سے بچناچاہیئے اورپردہ اورحجاب کالحاظ ایسے موقع پر بھی ہونا چاہیئے۔

ایسے موقع پر اہل علم کی ذمہ داری ہوتی ہیکہ وہ اسلامی احکام ومسائل سے انہیں آگاہ کریں اوراسلامی حدود کی رعایت کرنیکی ترغیب دیں اوراللہ سے ڈرنے کی تلقین کریں بعض جگہ علم واحساس کے باوجودلوگ عورتوں کے رونے چیخنے چلانے وغیرہ کو دیکھتے

رہتے ہیں ایسے موقعوں پر اپنی نگاہوں کی حفاظت نہیں کرتے ایسے امور سے انہیں خود بھی رکنا چاہیئے اور دوسروں کو بھی روکنا چاہیئے۔

غسل سے پہلے جن امور کی وضاحت کی ضرورت تھی ان پر مفصل بحث کے بعد اب ہم میت کے غسل سے متعلق بالتفصیل احکام ،مسائل،اور طریقہ ذکر کرتے ہیں ۔

غسل کا پانی

مردہ کو نیم گرم پانی سے نہلانا بہتر ہے اور جب پانی گرم کیا جائے تو بیری کے پتے ڈال کر کچھ دیر پکا یا جائے تو زیادہ بہتر ہے ، اس سلسلہ میں صحیح بخاری اور مسلم کی روایت کردہ یہ واقعہ رہنما ثابت ہوگا کہ حضرت ام عطیہ انصاریہؓ سے روایت ہیکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک فوت شدہ صاحبزادی حضرت زینبؓ کو ہم غسل دے رہے تھے اس وقت حضور ﷺ گھر میں تشریف لائے اور ہم سے فرمایا کہ تم اسکو بیری کے پتوں کے ساتھ جوش دیتے ہوئے پانی سے تین دفعہ یا پانچ دفعہ اور اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ دفعہ غسل دو اور آخری دفعہ میں کافور بھی شامل کرلو ، پھر جب تم غسل دے چکو تو مجھے خبر کردو ۔(حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ) جب ہم غسل دیکر فارغ ہوگئے تو ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع دیدی تو آپ ﷺ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ سب سے پہلے یہ اسے پہنادو ۔اس حدیث سے بیری کے پتوں کے ساتھ ابالے ہوئے پانی سے غسل دینے کا ثبوت ملتا ہے اور بہت زیادہ گرم پانی سے غسل نہ دیا جائے بلکہ پانی ہلکا گرم ہونا چاہیے ۔ پھر میت کو اس پر اس طرح چت لٹا دیں کہ پیر قبلہ کی طرف رہیں اور منہ بھی کچھ قبلہ رخ ہوجائے ۔

غسل میں ان چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے

نہلانے کیلئے پانی کے برتن، لوٹا، غسل کا تختہ، استنجے کے ڈھیلے، بیری کے پتے، لوبان ، عطر، روئی گل خیرو یا نہانے کا صابن، کافور، تہبند، دستانے ۔

غسل کا طریقہ

حکم یہی ہے کہ میت کو ٹھیک اسی طرح غسل دیاجائے جسطرح کوئی زندہ آدمی پاکیزگی حاصل کرنے کیلئے نہاتا ہے، اس غسل میں پاکی اور صفائی کے علاوہ غسل کے آداب کا بھی پورا لحاظ رکھا جائے، لکڑی کا وہ تختہ جس پر لاش لٹائی جاتی ہے لمبائی میں مشرق ومغرب کی سمت میں رکھدیں اوراسکو تین یا پانچ مرتبہ لوبان کی دھونی دیں پھر میت کو اس پر اس طرح چت لٹا دیں کہ پیر قبلہ کی طرف رہیں اور منہ بھی کچھ قبلہ رخ ہوجائے ۔ پہلے مردہ کو کسی سخت چیز پر مثلاً تخت یا تختہ یا صاف پختہ زمین پر لٹادیں ، اب میت کے جسم کے کپڑے اتاردیں مگر پاجامہ یا تہبند جو بھی ہو اس احتیاط سے اتاریں کہ میت کا ستر کھلنے نہ پائے اسکے بعد ناف سے گھٹنوں تک ایک کپڑا ڈالکر پاجامہ یا تہبند کھینچ لیں، غسل شروع کرنے سے پہلے مٹی کے تین عدد ڈھیلے سے میت کی نجاست دور کردیں پھر کپڑے کی تھیلی بائیں ہاتھ میں پہنکر پانی سے استنجا کروادیں،اور پھر تھیلی نکال دیں اور ہاتھ دھوکر داہنے ہاتھ کی کلمہ والی انگلی پر کپڑا یا روئی لپیٹ کر اسکو تر کرلیں پھر میت کے دانتوں اور مسوڑھوں پر تین تین بار ملیں اور کپڑا یا روئی نکالدیں پھر روئی یا کپڑے کی بتی بناکر اسکو ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیریں(منہ اور ناک میں پانی نہ ڈالیں) پھر منہ ناک اور کان میں روئی رکھکر پانی سے منہ دھلادیں، پھر کہنی سمیت دونوں ہاتھ دھلادیں سر کا مسح کردیں اور ڈاڑھی کو خطمی یا صابن سے اچھا صاف کردیں،وضو کے بعد اسکے سر کو خوب صابن وغیرہ سے مل کر دھونا چاہیے پھر اسکو بائیں کروٹ لٹا کر داہنے پہلو پر تین بار سر سے پیر تک پانی بہا دیں پھر داہنی کروٹ لٹاکر بائیں پہلو سے سر سے پیر تک تین مرتبہ پانی ڈالیں پانی ڈالتے وقت ہلکے ہلکے بدن ملنا چاہیے، مگر ستر کی جگہ کو کپڑے کی تھیلی پہنے بغیر ہاتھ نہ لگائیں، پھر اپنے ہاتھوں یا گھٹنوں یا سینہ سے سہارا دیکر میت کو بٹھالیں اور پیٹ آہستہ آہستہ نیچے کی طرف ملیں،اگر کچھ غلاظت نکلے تو دھوڈالیں غلاظت نکلنے کی وجہ سے دوبارہ وضو یا دوبارہ غسل دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اسکے بعد میت کو بائیں کروٹ لٹاکر کافور ملا ہوا پانی سر سے پیروں تک تین مرتبہ بہادیں اب غسل مکمل ہوگیا اسکے بعد اسی ستر پوشی کو ملحوظ رکھتے ہوئے تہبند بدل ڈالیں سر میں بال ہوں تو ان میں اور ڈاڑھی کو خوشبو لگائیں میت کے دونوں پیر ہتھیلیوں پیشانی اور ناک اور

گھٹنوں پر کافور ملدیں اگر کان ناک میں روئی رکھ دیں تو بہتر ہے تاکہ ناک سے کوئی آلائش نہ نکلے سوکھے کپڑے سے سارا بدن پونچھ دیں۔

غسل کون دے سکتے ہیں؟

ہرایک واقف شخص میت کو غسل دے سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ وہ شخص غسل دے جو کچھ معاوضہ اوراجرت نہ لے(جلد پنجم فتاوی دارالعلوم)عورت کے مرنے کے بعد شوہر اس سے اجنبی ہوجاتاہے ، اورعلاقہء نکاح منقطع ہوجاتا ہے ، اسلئے غسل دینا اور ہاتھ لگانا فقہاء نے ممنوع لکھا ہے،لیکن دیکھنا اور چارپائی کواٹھانا درست ہے اور قبر میں اتارنا بھی بضرورت درست ہے کیونکہ قبر میں اتارنے میں کفن حائل ہوتا ہے لہذا کفن کے اوپر کوہاتھ لگانا بضرورت درست ہے جبکہ دوسرا کوئی محرم موجود نہ ہواوراگر محرم موجود ہوتووہی قبر میں اتارے ، (فتاوی دار العلوم جلد پنجم)

میت سے جسکارشتہ زیادہ قریب ہووہ غسل دے یاپھرکوئی نیک پرہیزگار آدمی جو غسل کے مسائل سے واقف ہو غسل دے،بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے، دیکھ سکتی ہے اٹھابٹھا سکتی ہے، ایسے لڑکے اور لڑکیاں جو شہوت کی حدتک نہ پہنچے ہوں ان کو مرد یاعورت کوئی بھی غسل دے سکتے ہیں اگر میت خنثی مشکل ہوتواسکو غسل نہیں دیا جائیگا نہ مرد نہ عورت بلکہ تیمم کرایا جائیگا ،(فتاوی دار العلوم)

غسل سے متعلق چند مسائل

اگرکوئی شخص ڈوبنے سے مرجائے تو اسکاغسل بھی ضروری ہے البتہ پانی نکالتے وقت غسل میت کی نیت سے لاش کو پانی میں حرکت دیدی جائے تو میت کا غسل ادا ہوجائیگا لیکن سنت کے مطابق غسل دینا چاہیے جلی کٹی میت کو بھی غسل وکفن دیاجائیگا، اور نماز جنازہ پڑھی جائیگی میت کے اعضاء پرپلاسٹروغیرہ لگا ہواہوتو اسی حالت پر غسل دیا جائیگا نکالنے کی ضرورت نہیں اگرمیت کااکثربدن یانصف بدن سرکے ساتھ ملے تواسکو غسل وکفن دیاجائیگا اورنماز جنازہ بھی پڑھی جائیگی ورنہ اسے ایک کپڑے میں دفن کردیاجائیگا جو مسلمان ظلما مارے جائیں یاشہید ہوں انکو غسل نہیں دیاجائیگا جسم کے خون آلودہ کپڑوں

کے ساتھ کفن دیا جائیگا اگر میت کے کپڑے مسنون کفن سے کم ہوں تو اضافہ کیا جائیگا اور اگر زائد ہوں تو انہیں اتار لیا جائیگا اگر میت خنثی مشکل ہے تو اسکو غسل نہیں دیا جائیگا نہ مرد نہ عورت بلکہ تیمم کرایا جائیگا (فتاوی دارالعلوم جلد پنجم)

جس شخص کو میت کو غسل دینا نہ آتا ہو اور وہ میت کو غسل دیدے تو اس پر کچھ گناہ شرعا نہیں ہے لیکن جہاں تک ہوسکے میت کا غسل ایسا شخص دے جو سنت طریقہ سے واقف ہو (فتاوی دار العلوم جلد پنجم)

میت کو غسل دینے والے کو چاہئے کہ وہ خود بھی غسل کرلے یہ مستحب ہے جنابت کی حالت میں مرنے والے کے غسل میں کچھ فرق نہیں ہے جنابت والی میت کو بھی اسی طرح غسل دیا جاتا ہے ،(فتاوی دار العلوم پنجم ۲۴۷)

البتہ جنبی (جنابت والی) میت کو مضمضہ اور استنشاق یعنی ناک میں پانی ڈالا جائیگا اور کلی کرائی جائیگی ۔ کسی کو اجرت دیکر بھی میت کو غسل دلایا جاسکتا ہے لیکن اجرت لیکر غسل دینے والا ثواب کا مستحق نہیں ہوتا اگرچہ اجرت لینا جائز ہے

غسل دینے کیلئے گھر کے برتن استعمال کئے جاسکتے ہیں نئے برتن کا منگوانا ضروری نہیں (بہشتی زیور) میت کے بالوں میں نہ کنگھی کی جائیگی نہ ناخن کاٹے جائیں گیا اور نہ بال ، اگر غسل کے دوران کوئی عیب میت میں دیکھیں تو کسی سے نہ بتلائیں ، اگر خدا نخواستہ مرنے سے اسکا چہرہ بگڑ گیا یا کالا ہوگیا تو یہ بھی نہ کہیں اور بالکل اسکا چرچا نہ کریں یہ سب ناجائز ہے (بہشتی زیور) اگر پانی نہ ہونے کے سبب کسی میت کو تیمم کرایا گیا ہو اور تدفین سے پہلے پانی مل جائے تو اس کو غسل دے دینا چاہئے (بہشتی زیور) اگر میت کے اوپر پانی برس جائے اور کسی طرح سے پورا بدن بھیگ جائے تو یہ بھیگ جانا غسل کے قائم مقام نہیں ہوسکتا اسے غسل دینا بہرحال فرض ہے (بہشتی زیور)

مردوں کا کفن

مردوں کیلئے تین کپڑے ہونے چاہئیں، ایک چادر، دوسرے تہبند، تیسرے کرتا، تکفین کی اصطلاح میں چادر کو لفافہ تہبند کو ازار اور کرتے کو قمیص اور کفنی بھی کہتے ہیں چادر کی لمبائی آدمی کے قد سے ایک ہاتھ زیادہ ہو اور چوڑائی اتنی ہو کہ اسکا پورا جسم اس میں

لپٹ جائے اسی طرح ازار کی چوڑائی توچادر کے برابر ہو مگر لمبائی چادر سے ایک بالشت کم ہواور کرتے کیلئے جوچادر پھاڑی جائے اسکی چوڑائی تواتنی ہو جتنی چادراورازار کی ہو، لیکن اسکی لمبائی گردن سے سرین تک ہواس چادر کو بیچ سے اتناپھاڑیں کہ اس میں سے سر چلا جائے اسی کا نام کرتا ہے، اسطرح غسل کیلئے درکار تہبنداوردستانہ دونوں کیساتھ مردوں کے کفن کیلئے زیادہ سے زیادہ بارہ گز کپڑا کافی ہے بچوں کے کفن کیلئے بھی بڑوں کی طرح کا حکم ہے البتہ ان کیلئے کپڑا کم خرچ ہوگا انکے حسب حال کمی کرلی جائے

عورتوں کا کفن

عورتوں کے کفن کیلئے مردوں کیلئے جن تین کپڑوں کا ذکر کیاگیاان تین کپڑوں کی ضرورت پڑتی ہے انکے علاوہ عورتوں کیلئے اوردوکپڑے ہونے چاہئیں، ایک سربنداور دوسرے سینہ بند، سربندایک گز سے کم چوڑا اور ایک گزسے کچھ زیادہ لمباہونا چاہیے عورت کے کفن میں پردہ کیلئے ایک چادر بھی ہونی چاہیئے اگرچہ اسکا نیاہوناضروری نہیں، عورتوں کے کفن کیلئے بشمول تہبند اور دستانے کے ۱۸، ۱۹ گز کپڑا کافی ہوگااوراگر پردہ کی چادر بھی اس میں شامل کرلی جائے تو ۲۱ تا ۲۲ گز کپڑا درکار ہے

مرد کوکفنانے کا مکمل طریقہ

جب میت کو غسل دیدیں توچار پائی بچھاکر کفن کو تین دفعہ یاپانچ دفعہ یاسات دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دیں پھر کفن کوچارپائی پر بچھاکر میت کواس پرلٹادیں اورناک کان اور منہ سے وہ روئی جو غسل کے وقت رکھی گئی تھی نکال دیں یہاں تک طریقہ مردو عورت دونوں کیلئے یکساں ہے ۔

مردکوکفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ چار پائی پر پہلے لفافہ بچھاکر اس پرازار بچھادیں، پھر کرتہ (قمیص) کانچلاحصہ بچھادیں اوراوپر کاباقی حصہ سمیٹ کرسرہانے کی طرف رکھ دیں، پھرمیت کو غسل کے تختہ سے آہستگی سے اٹھاکراس بچھے ہوئے کفن پرلٹادیں اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کیطرف رکھا تھااسکو سر کی طرف اسطرح الٹ دیں کہ قمیص کا

سوراخ (گریبان) گلے تک آجائے اور پیروں کی طرف بڑھادیں جب اسطرح قمیص پہنادیں تو غسل کے بعد جو تہبند میت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دیں اور اسکے سر اور داڑھی پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگادیں

کفن کے اہم مسائل

(۱) کفن کے اوپر اور مردہ کی پیشانی اور سجدہ کی جگہوں پر کافور وغیرہ ملنا بہتر ہے

(۲) اگر مردہ کو غسل دینے کیلئے گھر کا کوئی صاف برتن یا کپڑا استعمال کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے

(۳) کفن کا کپڑا بہت زیادہ قیمتی نہیں ہونا چاہیے

(۴) اگر کوئی بچہ پیدا ہو کر دو چار سانس لیا پھر فوت ہو گیا تو اس پر عام میت کا حکم جاری ہوگا یعنی غسل و کفن اور نماز جنازہ ادا کی جائے گی

(۵) سفید کپڑے کا کفن دینا مستحب ہے چنانچہ حضرت عباسؓ سے روایت ہیکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنا لباس سفید کپڑوں کا بناؤ یہ تمہارے لباسوں میں بہتر ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفناؤ مرد کیلئے ریشمی زرد اور سرخ کپڑے کا کفن مکروہ ہے۔

(۶) کفن کیلئے نیا کپڑا خریدنا بھی ضروری نہیں ہے دھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دینا صحیح ہے

(۷) کفن میں سلے ہوئے کپڑے استعمال کرنا خلاف سنت ہے۔

(۸) اپنی زندگی ہی میں کفن خرید کر رکھنا درست ہے۔

(۹) کفن پر قرآنی آیتیں یا کوئی مقدس نام وغیرہ لکھنا درست نہیں۔

(۱۰) مرنے والا جس قسم کے کپڑے زندگی میں جمعہ اور عیدین کیلئے پہنا کرتا تھا اور عورت اپنے میکے جانے کیلئے جیسے کپڑے پہنا کرتی تھی اس معیار کے کپڑے کفن میں استعمال کرنے چاہئیں مگر حکم یہ ہیکہ میت کو سفید رنگ کے کپڑے میں کفن دیا جائے

(۱۱) آب زمزم سے دھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دینا جائز ہے ہاں سلف صالحین سے اسکا ثبوت نہیں ہے برکت حاصل کرنیکی غرض سے لوگوں میں اسکا رواج ہو گیا ہے

(۱۲) بعض لوگوں کا خیال یہ ہیکہ مردے کے کفن میں عہد نامہ رکھنے سے مردے کی بخشش ہو جاتی ہے فقہاء نے اس کو مناسب نہیں سمجھا ہے ۔

جنازہ پر پھول ڈالنا

اکثر لوگوں کو دیکھا گیا کہ وہ جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالتے ہیں یہ ایک رواج ہے جس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے جولوگ جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالنے کے قائل ہیں ان سے صرف ایک ہی سوال ہے کہ وہ کسی بھی حدیث سے اس بات کو ثابت کردیں کہ کیا سرکاردو عالم ﷺ اور صحابہء کرام کی تجہیز و تکفین کے موقع پران کے جنازہ پر پھولوں کی چادرڈالی گئی تھی یہ توسب سے زیادہ حقدار تھے کہ ان پر پھولوں کی چادر ڈالی جاتی لیکن چونکہ اسکا تعلق شریعت سے نہیں ہے اسلئے انکے جنازہ پر کبھی پھول نہیں ڈالے گئے جب ہمیں یہ طریقہ نہ انبیاء کرام سے ملتا ہے اور نہ صحابہء کرام سے تو پھر ہمیں اس بدعت کو اختیار کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے ؟

جنازہ کس طرح لیجائیں

جب غسل وکفن سے فارغ ہوجائیں تومیت کوکسی ڈولے پر رکھکراسکے چاروں کونے چارمرد اپنے کندھوں پراٹھالیں اورپھرباری باری سے جتنے لوگ جنازے کے ساتھ شریک ہیں کندھادیتے رہیں کم ازکم دس قدم ایک ایک طرف کندھادیں تاکہ چاروں طرف کندھادینے پرکم ازکم چالیس قدم مکمل ہوں حدیث میں ہیکہ ان چالیس قدموں کے عوض اللہ تعالی اس اٹھانے والے کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کردیتے ہیں ، جنازہ اٹھانے کی ترتیب یہ ہیکہ پہلے میت کا سیدھا کندھا اپنے سیدھے کندھے پر رکھیں چند قدم چلکر پھر میت کے سیدھے پیر والا حصہ اپنے سیدھے کندھے پر لیں پھر چند قدم چلکرمیت کے بائیں کندھے والے حصہ کی طرف آئیں اورمیت کے بائیں کندھے والے حصہ کواپنے بائیں کندھے پرلیں پھرمیت کابایاں پیروالاحصہ اپنے بائیں کندھے پر لیں اس طرح چاروں کونوں کواٹھانے پرپوری میت اٹھانے کاثواب مل جاتا ہے جنازہ کو وقارکے ساتھ لیجانا چاہے مگرذرا تیز تیز قدم قدم سے لیجائیں جنازہ میں شریک لوگوں کے دلوں میں اللہ کاخوف چھایاہواہواورچہرہ پرغم کے آثارہوں ایسے موقعوں پرہنسی مذاق اوردنیاوی بات چیت فضول گوئی وغیرہ سے پوری طرح پرہیز کریں اورراستہ میں آہستہ سے اللہ کاذکرکرتے رہیں راستہ بھریہی فکرغالب رہے کہ میت پر

کیا گزر رہی ہو گی اب اسکو دفن کر دیا جائے گا اس سے سوالات ہوں گے ایک دن میں بھی اسی طرح چاروں کے کندھوں پر سوار ہو کر قبرستان کی طرف لیجایا جاوں گا مجھے بھی اسی طرح دفن کر دیا جائے گا مجھ سے بھی اسی قسم کے سوالات ہوں گے وغیرہ جنازے کے ہمراہ پیدل چلنا اور پیچھے چلنا مستحب ہے ضرورت سوار بھی ہو سکتے ہیں جلوس جنازے میں عورتوں کا شریک ہونا منع ہے نماز جنازہ کا طریقہ علماء امت کا فیصلہ ہیکہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اگر کوئی شخص اس سے انکار کرے تو کافر ہو جائے گا اگر ایک مسلمان نے بھی نماز جنازہ پڑھ لی تو سب مسلمان اس فرض سے بری ہو جائیں گے۔

جب نماز جنازہ پڑھنا ہو تو میت کو آگے رکھیں اور امام سینے کے بالمقابل قبلہ رخ کھڑا ہو جائے اور لوگ امام کے پیچھے کم از کم تین صفیں قریب قریب بنالیں اور نیت کر لیں کہ میں نماز جنازہ پڑھتا ہوں اللہ کیلئے اور اس میت کی دعاء کیلئے اسکے بعد اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ عام نمازوں کی طرح باندھ لیں اور ثنا پڑھیں دل میں نیت کر لینا بھی کافی ہے ثناء اسطرح پڑھیں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَ جَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر دوسری تکبیر ہاتھ اٹھائے بغیر کہیں اور درود شریف پڑھیں تیسری تکبیر بھی اسی طرح کہیں ان تکبیرات کے وقت آسمان کی طرف گردن اٹھانا منع ہے تیسری تکبیر میں دعاء پڑھیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اگر نابالغ لڑکے کی میت ہو تو یہ دعاء پڑھیں ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر نابالغ لڑکی کی میت ہو تو یہ دعاء پڑھیں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً ۔ اگر یہ دعائیں یاد نہ ہوں تو تیسری تکبیر کے بعد صرف رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ اتنا پڑھ لیں، پھر چوتھی تکبیر کہکر عام نمازوں کی طرح دونوں جانب سلام پھیر دیں سلام پھیرتے ہی فوراً جنازہ اٹھا کر قبرستان لے چلیں، اگر ایک سے زائد جنازے ہوں تو سب جنازوں کیلئے ایک ہی نماز پڑھنا بھی درست ہے ایسی صورت میں جنازے لمبائی میں ایک دوسرے کے سامنے رکھے جائیں، اسطرح کے سارے جنازے امام کے روبرو ہوں بہتر تو یہی ہیکہ ہر ایک جنازے پر علیحدہ علیحدہ نماز پڑھی جائے۔

نماز جنازہ کی امامت کون کریگا ؟

جنازے کی نماز کی امامت کا اولین حقدار بادشاہ وقت ہے' اگر بادشاہ موجود نہ ہو تو پھر شہر کا حاکم' اور اگر وہ بھی نہ ہو تو محلہ کی مسجد کا امام' اسکے بعد میت کا ولی یعنی وہ شخص جسکا میت سے سب سے زیادہ قریبی رشتہ ہو' مثلاً بیٹا' پوتا' باپ دادا' بھائی' بھتیجہ وغیرہ' پھر میت کا ولی جسکو اختیار دے وہ زیادہ مستحق ہے' میت کے ولی کی اجازت کے بغیر کسی نے نماز جنازہ پڑھائی تو میت کے ولی کو دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے کا حق ہے ۔

نماز جنازہ صحیح ہونے کی سات شرطیں

(۱) میت مسلمان ہو اور نماز پڑھنے والا بھی مسلمان ہو اگر صرف کافر یا مرتد نماز جنازہ پڑھ لیں تو نماز درست نہیں ہوگی (۲) نمازیوں کا با وضو ہونا صرف امام پاک ہے اور میت بھی پاک ہے تو نماز درست ہے' یعنی فرض کفایہ ادا ہو جائے گا' جو مقتدی بغیر وضو کے نماز جنازہ پڑھے اسکی نماز نہ ہوگی' (۳) میت اور نمازیوں کے لباس کا پاک ہونا (۴) میت اور نمازیوں کی جگہ کا پاک ہونا اگر میت چارپائی یا تخت یا ڈولے پر ہے تو جس زمین پر وہ ڈولہ رکھا گیا ہے اسکا پاک ہونا ضروری نہیں (۵) میت اور نمازی کا ستر عورت (۶) میت کا نمازیوں کے سامنے زمین پر یا اس چیز پر رکھنا جو شرعاً زمین کے حکم میں ہے یعنی ڈولہ چارپائی وغیرہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جنازہ اگر گھوڑے پر یا کسی سواری پر رکھا گیا ہو تو یہ درست نہیں ہے (۷) امام کا عاقل اور بالغ ہونا (۸) نمازیوں کا قبلہ رو کھڑا ہونا (۹) نمازی کا نماز جنازہ کی نیت کرنا اور میت کیلئے دعاء کی نیت کرنا۔

نمازہ جنازہ کے ارکان اور سنتیں

نماز جنازہ کے دو رکن ہیں (۱) چار تکبیریں کہنا (۲) قیام یعنی نماز میں کھڑے رہنا نماز جنازہ کی تین سنتیں ہیں (۱) تکبیر اولی کے بعد ثناء پڑھنا (۲) دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھنا (درود ابراہیم)(۳) تیسری تکبیر کے بعد مغفرت کی دعاء پڑھنا

دیر سے آنے والا نماز جنازہ کسطرح پوری کرے۔

اگر کوئی شخص نماز جنازہ کیلئے اس وقت آیا جبکہ بعض تکبیریں ہوچکی تھیں تو اس وقت تک نماز میں شامل نہ ہو جب تک کہ امام تکبیر نہ کہے جب امام تکبیر کہے تو یہ شخص امام کیساتھ تکبیر کہہ کر شامل ہوجائے اور جو شخص پہلی تکبیر کیوقت موجود ہو اور اسکو کچھ دیر ہوگئی اور امام کے ساتھ تکبیر نہ کہہ سکا تو وہ دیر نہ کرے بلکہ تکبیر کہکر امام کے ساتھ ملجائے اور جو شخص چاروں تکبیروں کے بعد آیا وہ بھی دیر نہ کرے جلد تکبیر کہہ کر شامل ہوجائے پھر جب امام سلام پھیر چکے تو وہ شخص تنہا بغیر دعا اور بغیر درود کے ایک ساتھ تین تکبیر کہہ کر سلام پھیر دے اور اگر چاروں تکبیریں پوری ہونے سے قبل اسکے سامنے سے میت کو اٹھا لیا گیا تو اسکی نماز باطل ہوجائیگی۔

نماز جنازہ سے متعلق اہم اور ضروری مسائل

(۱) جب میت کو بغیر غسل اور بغیر نماز جنازہ کے دفن کردیا گیا ہو تو ایسی صورت میں تین دن تک یا اسوقت تک کہ ابھی میت گلی اور پھٹی نہیں ہے نماز جنازہ ادا کرنا درست ہے (۲) جو شخص خودکشی کرے اسکی نماز جنازہ کے بارے میں اختلاف ہے اور فتوی نماز جنازہ کے پڑھنے پر ہے(فتاوی دارالعلوم جلد پنجم) خودکشی چونکہ بہت بڑا جرم ہے اس لئے فقہانے لکھا ہے کہ مقتدا اور ممتاز افراد اسکی نماز جنازہ نہ پڑھیں تاکہ لوگوں کو اس فعل سے نفرت ہو(۳)جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنا درست نہیں ہے اگر پہلے ولی نے نماز نہیں پڑھی اور نہ اسکی اجازت سے نماز پڑھی گئی بلکہ ایسے لوگوں نے نماز پڑھی کہ جنکو حق تقدم یعنی بادشاہ (قاضی امام وغیرہ) نہیں تھا تو ولی دوبارہ نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر ولی اول نماز پڑھ لے تو پھر دوسروں کو اجازت نہیں ہیکہ دوبارہ نماز پڑھیں(۴) ایک شخص نے وصیت کی کہ میرے جنازہ کی نماز فلاں شخص پڑھاوے کسی وجہ سے وہ شخص اگر نماز نہ پڑھاسکا کسی دوسرے شخص نے پڑھادیا تو نماز درست ہوگئی اور فرض ادا ہوگیا(۵) اگر قادیانی مرجائے تو نہ اسکی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور نہ ہی مسلمانوں کے قبرستان میں اسکو دفن کیا جائے گا (۶) جوتوں کے پاک ہونے کا احتمال کم ہوتا ہے اسلئے جوتے پہن کر یا جوتہ پر پیر رکھکر نماز جنازہ نہ پڑھیں (۷) ولدالزنا کی پیدائش پر کان میں اذان دی جاسکتی ہے اور اسکے مرنے پر نماز جنازہ پڑھنا بھی فرض ہے حدیث میں ہر نیک وبد کی

نماز جنازہ کے پڑھنے کا حکم ہے (۸) جس شخص کو لوگوں نے زندگی میں کبھی نماز پڑھتے نہ دیکھا ہو وہ اگر مر جائے تو اسکی نماز جنازہ بھی پڑھنا چاہیئے (۹) نماز جنازہ مردوں کو پڑھنا چاہیئے، عورتوں کو نہیں، ہاں! اگر جماعت کے پیچھے کھڑی ہو جائیں تو انکی نماز بھی ہو جائے گی (۱۰) اگر ہندو اور مسلمان آگ میں جل کر مر جائیں اور کسی طرح بھی انکی شناخت ممکن نہ ہو تو مسلمان کی نیت سے نماز پڑھی جاوے

نماز جنازہ کے متعلق کوتاہیاں

(۱) بعض لوگ نماز جنازہ کے بعد بیٹھ جاتے ہیں اور سورہء فاتحہ اور درود شریف وغیرہ پڑھتے ہیں اسکا ثبوت احادیث شریفہ سے ثابت نہیں نماز جنازہ کے ہوتے ہی فورا جنازہ اٹھا کر لیجانا چاہیے (۲) بعض علاقوں میں جنازہ کی نماز کی صفیں بھی فرض نماز کیلئے بنائی جانے والی صفوں کی طرح بنائی جاتی ہے اور یہ مشہور کر دیا گیا ہیکہ دو صفوں کے درمیان ایک سجدہ کی جگہ چھوڑی جائے اس خیال و وہم کی شریعت میں کوئی اہمیت نہیں ہے (۳) بعض لوگ نماز جنازہ ہونے کے بعد دوبارہ میت کو گھر لاتے ہیں اور وہاں پہنچ کر ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگی جاتی ہے یہ بدعت ہے سنت سے اسکا کوئی تعلق نہیں (۴) بعض علاقوں میں یہ بات مشہور ہے کہ جس شخص نے زندگی میں بالکل نماز نہ پڑھی ہو اسکی میت کو چالیس قدم تک گھسیٹ کر نماز جناز ہ پڑھی جاتی ہے یہ بات بالکل غلط ہے ایسی میت کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی اور اسکے لئے استغفار کیا جائیگا (۵) بعض لوگوں کا یہ خیال غلط ہیکہ اگر جنازہ ہلکا ہے تو نیکوکار ہے اور وزنی ہے تو بدکار، اس قسم کی بدگمانی جائز نہیں ہے (۶) بعض علاقوں میں جنازہ لیجاتے ہوئے بلند آواز سے سوم کلمہ پڑھتے ہیں یہ بدعت ہے، جنازے کیساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا لازم ہے اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔

(۷) بعض علاقوں میں نماز جنازہ کی تصویریں لی جاتی ہیں اور اخبارات میں شائع کی جاتی ہیں شرعا اس کی بالکل اجازت نہیں ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

عیدگاہ اور مسجد میں نماز جنازہ

احناف کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ کی تین صورتیں ہیں اور تینوں مکروہ ہیں ایک یہ

کہ جنازہ مسجد میں ہواورامام ومقتدی بھی مسجد میں ہوں دوسرا یہ کہ جنازہ باہر ہواورامام و مقتدی مسجد میں ہوں تیسری صورت یہ کہ جنازہ امام اور کچھ مقتدی مسجد سے باہر ہوں اور کچھ مقتدی مسجد کے اندر ہوں،یہ تینوں صورتیں مکروہ ہیں، اور اس بارہ میں اختلاف ہے کہ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی،اگر کسی عذر صحیح کی وجہ سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی گئی تو جائز ہے،اور عید گاہ میں جنازہ کی نماز جائز ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ عیدگاہ میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے ۔ (فتاوی دارالعلوم پنجم)

عیداور جمعہ کے دن نماز جنازہ کب پڑھیں ؟

جمعہ کی فرض نماز کے بعد سنتوں سے پہلے بھی نماز جنازۃ درست ہے اور سنتوں کے بعد نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(فتاوی دارالعلوم)

اگر نماز جنازہ اور عیدین کی نماز ایک جگہ جمع ہو جائیں توعید کی نماز کے بعداور خطبہ سے پہلے نماز جنازہ ادا کی جائیگی،میت کو محض اسلئے روکے رکھنا کہ جمعہ کی نماز میں زیادہ ثواب ہے مکروہ ہے افضل اور مستحسن یہ ہے کہ دفن میں جلدی کی جائے ۔

منکرات کی وجہ سے نماز جنازہ میں شرکت

اگر کسی کی تجہیز وتکفین اور نماز جنازہ میں منکرات اور رسومات کئے جائیں توایسے موقع پر جنازہ میں شرکت کی جائے اوران منکرات سے لوگوں کر حکمت ومصلحت کے ساتھ منع کیاجائے تاکہ اسکی شرکت منکرات وبیجا رسومات کے دور ہونے کا ذریعہ بن جائے

غائبانہ نماز جنازہ

غائبانہ نماز جنازہ امام ابوحنیفہؒ اورامام مالکؒ کے نزدیک جائز نہیں البتہ امام شافعیؒ اورامام احمد کے نزدیک جائزہے حرمین شریفین اورجہاں کہیں بھی غائبانہ نماز جنازہ ہوتی ہے وہ امام احمد وشافعیؒ کے مقلد ہیں اسلئے اپنے مسلک کیمطابق انکا غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا صحیح ہے ۔

نماز جنازہ میں ہاتھ کسوقت چھوڑیں ؟

عموما دیکھا گیا ہیکہ نماز جنازہ کی چوتھی تکبیر سے پہلے ہی بعض لوگ ہاتھ چھوڑدیتے

ہیں اور بعض لوگ چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑتے ہیں اس سلسلہ میں تین قول ہیں ایک یہ کہ چوتھی تکبیر پر دونوں ہاتھ چھوڑدے یعنی سلام سے پہلے، دوسرا قول یہ ہیکہ دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ چھوڑے، تیسرا قول یہ ہیکہ داہنی طرف سلام پھیر کر دایاں ہاتھ چھوڑدے اور بائیں طرف سلام پھیر کر بایاں ہاتھ چھوڑ دے۔ (فتاوی محمودیہ ج ۲ بحوالہ فتاوی سعیدیہ)

کیا مسلمان ہندو کے جنازے کے ساتھ جاسکتا ہے ؟

مسلمان اپنے قریبی کافر رشتہ دار کو ضرورت کے وقت کفن دفن کرسکتا ہے اور شریک جنازہ ہوسکتا ہے لیکن بلاضرورت اسمیں شریک ہونا اچھا نہیں ہے، جب قریبی رشتہ دار کے بارے میں یہ حکم ہو تو عام کافر کے جنازہ میں شرکت کرنا ظاہر ہیکہ بلاضرورت اچھا نہیں ہے، اور انکے مذہبی رسوم وغیرہ میں شرکت کرنا تو حرام ہے اور اگر کوئی ہندو کسی مسلمان کے جنازہ کیساتھ ملاقات وغیرہ کی وجہ سے جائے تو اسکو روکا نہ جائے ایسا کرنا اخلاق کے خلاف ہے۔

نماز جنازہ کیوقت مسجد کے باہر چند لوگ کیوں ؟

ہم نے بہت سے علاقوں میں لوگوں کی یہ غفلت دیکھی ہیکہ جب جنازہ مسجد میں آتا ہے تو چند پابند مصلی تو جنازہ کیساتھ مسجد میں داخل ہوتے ہیں اور بدنصیبوں کا ایک مجمع جنازہ کیساتھ مسجد کے دروازہ تک تو آتا ہے مگر اندر آنا انکی قسمت میں نہیں ہوتا، وہ مجمع مسجد کے باہر تماشا دیکھتے رہتا ہے کہ کب جماعت کھڑی ہوگی کب نماز جنازہ ہوگی اور یہ مسجد کے دروازہ پر کھڑا مجمع غیر مسلموں کا نہیں بلکہ اس میں اکثر و بیشتر مسلمان ہی ہوتے ہیں یہ لوگ باوجود مسلمان ہونیکے اور باوجود نماز پنجگانہ اور نماز جنازہ ان پر فرض ہونیکے مسجد کے اندر اسلئے نہیں آتے کہ انہیں طہارت نہیں ہے، انہوں نے ابھی غسل نہیں کیا ہے میں تو یہی کہتا ہوں کہ میت کے غسل کیساتھ ساتھ اگر ان کے غسل کا انتظام بھی ہوجاتا تو بہتر ہوتا تاکہ یہ لوگ بھی نماز پڑھ لیتے، ہم نے بہت سے ایسے فرزندوں کا دیکھا ہے کہ انکے باپ کا جنازہ مسجد میں ہے اور وہ مسجد کے باہر کھڑے

ہوئے ہیں کتنی بدنصیب ہے وہ اولادجواپنے باپ یا اپنی ماں کی نمازجنازہ پڑھنے سے بھی محروم ہے شہروں میں ایسے مناظر کم ملتے ہیں لیکن دیہاتوں میں اس کا رواج بہت زیادہ ہے اللہ تعالی اس لاپرواہی کو دور فرما دے۔

قبر کیسی ہو ؟

قبر دوطرح کی ہوتی ہے (۱) بغلی قبر (۲) صندوق نما قبر اگرچہ کہ بغلی قبر مسنون ہے مگر آج کل صندوقی قبر کارواج زیادہ ہے،اور بعض علاقوں میں زمین نرم ہونیکی وجہ سے بغلی قبر بنانا دشوار ہوتا ہے

(۱) صندوقی قبر: میت کی لمبائی سے کچھ زیادہ لمبی اوراتنا چوڑا گڑھا کھدوایئے کہ اس کی لمبائی میں دونوں طرف اینٹ کی چھوٹی دیواریں چن دی جائیں تو بھی اسمیں میت کے لئے کشادہ جگہ رہ جائے ،اس گڑھے کی گہرائی درمیانی قدکے سینہ برابر یاپورے قدکے برابرہوقبر کی لمبائی میں دائیں بائیں کچی اینٹ کی دیواریں سطح زمین سے ایک ہاتھ کم چنوادیں یالکڑی کے تختے یالکڑی کھڑی کردی جائے تاکہ میت کوقبرمیں لٹانے کے بعد ان دیواروں پر لکڑیاں یا تختے بچھا کرچھت پاٹ دی جائے، پھرچھت پر مٹی ڈالکرقبر بند کردی جائے قبرکی اونچائی سطح زمین سے ایک بالشت اونچی رہے، (۲) بغلی قبرنرم زمین میں تیار نہیں ہوسکتی اسکے لئے سخت زمین کی ضرورت پڑتی ہے، اس قسم کی قبر کی ترکیب یہ ہیکہ میت کے قدسے کچھ زائد اوراسکے سینہ یا قدسے برابرگہرا گڑھاکھدواکراسمیں نچلی سطح پر قبلہ کی دیوارمیں سطح زمین سے کچھ اوپرمیت کی لمبائی کے برابر ایک اور خول تیار کیا جائے اسی خول میں میت کولٹاکرلکڑیوں یا کچی اینٹوں سے یا پتھر کی فرشی سے خول کو بند کردیں،اورباقی گڑھے میں مٹی بھرکرقبر بھروادیں۔قبرکو سطح زمین سے ایک بالشت سے بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ ہے۔

دفن کرنے کا طریقہ

جس طرح نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اسی طرح میت کو دفن کرنا بھی فرض کفایہ ہے

اگر محلّہ کے چندافرادنے میت کی تدفین کی توسارے مسلمانوں سے یہ فرض کفایہ ادا ہوجائے گا۔جب قبرستان پہنچیں تو میت کا ڈولہ قبر کے پاس قبلہ کی جانب رکھدیں اور میت کو جتنے لوگ آسانی سے قبر میں اتار سکتے ہوں اتاریں اس کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے۔ ہاں! جو بھی میت کو اتارنے کے ذمہ دار ہوں وہ مضبوط اور طاقتور ہوں حضور ﷺ کو آپ کی قبر میں چار صحابہ نے اتارا تھا، میت کو قبر میں رکھنے کے لئے قبر کے سرہانے پائنتی اور درمیان میں ایک ایک آدمی کھڑے ہوں یا سرہانے اور پائنتی دو آدمی کھڑے ہوں پھر قبر کے اوپر والے حضرات نہایت تحمل اور سکون سے میت کو اٹھا کر قبر کے اندر کھڑے ہوئے حضرات کے حوالے کردیں جب قبر میں میت کو لٹایا جائے تو بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کہیں، جب میت کو قبر میں چت لٹادیں تو کفن کی گرہیں کھول دیں، اگر کوئی چہرہ دیکھنا چاہے تو چہرہ دکھا دیں لیکن یہ اس وقت ہے جب کہ میت مرد ہو، میت اگر عورت ہو تو نا محرم حضرات کو وہاں سے ہٹا دینا چاہیے، اس کے بعد کفن سے چہرہ ڈھانک دیں، اب مٹی کے نرم ڈھیلوں سے یا مٹی کا پشتہ سر اور پیٹھ کے نیچے لگا کر میت کو داہنے پہلو پر کردیں تاکہ پوری لاش قبلہ رخ ہوجائے صرف چہرہ کا قبلہ رخ کر دینا کافی نہیں ہے، اب جولوگ قبر میں اترے تھے وہ اوپر آجائیں اور قبر کے حوضہ یا بغلی قبر ہونے کی صورت میں بغل کے دہانے کو لکڑی کے تختوں یا کچے پتھر کی سلوں سے بند کر دیں اور پتھروں کے درمیان جو سوراخ رہ جائیں ان کو گیلی مٹی سے بند کردیں تاکہ اوپر ڈالی جانے والی مٹی لاش پر نہ گرے، اب جتنے حاضرین ہیں تین مرتبہ مٹھیاں بھر بھر کراس قبر کی چھت پر مٹی ڈالیں پہلی بار مٹی ڈالتے وقت مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ دوسری بار مٹی ڈالتے وقت وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری بار مٹی ڈالتے وقت وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى کہیں۔جب سب لوگ اس مسنون عمل سے فارغ ہو جائیں تو قبر کے سرہانے کی طرف سے قبر بھرنا شروع کردیں اور ایک بالشت قبر کو اونچا کرکے اونٹ کی کوہان کی شکل بنا دیں پھر قبلہ کی سمت پر سرہانے سے پائنتی تک تین مرتبہ پانی چھڑک دیں۔عورت کو محرم حضرات ہی قبر میں اتاریں مثلاً باپ بیٹا یا بھائی اگر میت کے کوئی محرم حضرات نہ ہوں تو اس کے قریبی عزیز و اقارب اتاریں، قریبی رشتہ دار کے ہوتے ہوئے دور کے رشتہ دار نہ اتاریں، ہاں: اگر ضرورت ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، اگر عورت

میت کے کوئی رشتہ دار ہی نہ ہوں تو نیک دیندار صالح اور بوڑھے لوگوں کو یہ ذمہ داری دی جائے گی ۔عورت کی قبر پر سر کی طرف سے تختے یا پتھر کے سل رکھنا مستحب ہے اور مرد کی قبر پر پاؤں کی طرف سے تختے یا پتھر کے سل رکھنا مستحب ہے دفن کے بعد مستحب ہے کہ کچھ دیر قبر کے قریب بیٹھے رہیں اور قرآن مجید یا درود شریف پڑھتے رہیں اور دعاء مغفرت کرتے رہیں خصوصا یہ دعاء کرتے رہیں کہ میت سوال و جواب میں ثابت قدم رہے ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ قبروں کے سرہانے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیتیں اور پیروں کی طرف سورۂ بقرہ کی اخیر کی آیتیں پڑھنا مستحب ہے ۔معلوم یہ ہوا کہ یہ عمل مستحب و مسنون ہے اگر اس عمل کو کسی وجہ سے چھوڑ دیا گیا تو گناہ بھی نہیں ہے ۔

دفن کے مسائل

(۱)مٹی ڈالنے کے بعد میت کو قبر سے نکالا نہیں جائے گا ہاں !حقوق العباد کی وجہ سے نکالا جا سکتا ہے مثلا جس زمین پر دفن کیا گیا ہے وہ کسی سے چھینی ہوئی ہے یا ناجائز قبضہ کی ہوئی ہے ، یا اس زمین کے مالک کی اجازت کے بغیر دفن کیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ (فتاوی دارالعلوم جلد پنجم)

(۲)قبر پر تختوں کے بجائے ضرورتا پتھر استعمال کرنا جائز ہے (۳)ایک قبر کھودی گئی اور اس میں سے مردہ کی ہڈی نکلی تو ان ہڈیوں کو ایک طرف رکھ کر نئی میت کو اس میں دفن کرنا درست ہے ۔ (۴)اگر حاملہ عورت مر جائے تو دیکھا جائے گا کہ اگر بچہ پورا ہے اور پیٹ میں زندہ ہے اور حرکت بھی ہے تو پیٹ چاک کر کے زندہ بچہ کو نکال لیا جائے گا اور اگر بچہ میں ابھی جان ہی نہیں پڑی ہے یا کسی ذریعہ سے معلوم ہو گیا کہ وہ زندہ نہیں ہے تو حاملہ کے ساتھ بچہ کو بھی دفن کردیا جائے گا ۔

(۵)لحد کے بارے میں یہی حکم ہے کہ وسیع اور فراخ ہو جس میں مردہ اچھی طرح لٹا دیا جائے ۔

(۶)مسجد کی زمین میں دفن کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر دفن کردیا گیا ہے تو نکالا نہیں جائے گا ۔(۷)اگر مسجد کے قریب کوئی خاص جگہ مردوں کے دفن کے لئے بنا

دی گئی ہے تو وہاں دفن کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ۔(۸)مردہ کو قبر میں رکھ کر مٹی دینے کے بعد ہاتھ دھونے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔(۹)مردے کو قبر میں خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔(۱۰)قبر میں کھجور کی ٹہنی رکھنا درست نہیں ہے اور ثابت بھی نہیں ہے ۔(۱۱)تدفین کے بعد قبر پر کسی درخت کی شاخ عذاب کی تخفیف کے لئے گاڑی جاتی ہے اس سلسلہ میں علماء احناف اور محققین کا یہ حکم ہے کہ اس عمل کو حضور ﷺ کے ساتھ مخصوص سمجھا جائے اور عذاب کی تخفیف یہ آپ ﷺ کے ہاتھ کی برکت ہے ، لہذا احتیاط اس میں ہے کہ اس عمل کو ترک کیا جائے ۔(۱۲)جس شہر میں انتقال ہوا ہو میت کو وہیں دفن کرنا چاہیے دفن کے لئے دوسری جگہ لے جانا مکروہ ہے ۔

جب مفلس مسلمان مرجائے

اگر کوئی مفلس مسلمان اس حالت میں مرجائے کہ اس نے اپنا اتنا مال بھی نہ چھوڑا ہو کہ اس کو کفن دیا جاسکے تو پھر اس کا کفن دوسرے مسلمانوں پر واجب ہے بیت المال سے اس کی تجہیز و تکفین کا خرچ مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ مسلمانوں سے روپیہ جمع کر کے اس کی تجہیز و تکفین کر دی جائے اگر جمع کئے ہوئے روپے تجہیز و تکفین کے بعد بچ جائیں تو کسی دوسرے محتاج کی میت کی تکفین میں خرچ کیا جائے اور اگر کوئی محتاج میت نہ ملے تو فقراء کو تقسیم کردیا جائے اگر چندہ جمع کرنے والا خودہی محتاج ہو تو اپنے خرچ میں لے آئے ۔

دفن کے وقت کی کوتاہیاں

(۱) بعض لوگ دفن کے فوری بعد چالیس قدم دور جاکر دعا کرتے ہیں،اور بعض لوگ ستر(۷۰) قدم پیچھے ہٹ کر دعامانگتے ہیں یہ بدعت ہے سنت سے اسکا کوئی تعلق نہیں تدفین کے بعد تھوڑی دیر قرآن شریف پڑھنااوردعاء مغفرت کرنامستحب ہے ۔

(۲) بعض علاقوں میں میت کے کفن پر کلمہ شریف مٹی سے لکھتے ہیں اورمیت کو قبر میں رکھنے کے بعد ایک اینٹ پرلکڑی سے کلمہ شریف لکھ کرمیت کے سرکے پاس رکھ

دیتے ہے اسکا سنت سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

(۳)بعض علاقوں میں قل شریف پڑھ کرسارے حاضرین میت کے ساتھ لحد میں ڈال دیتے ہیں یہ بھی بدعت ہے ہم نے جہاں دفن کا طریقہ لکھا ہے اسمیں مسنون عمل موجود ہے کہ مٹی ڈالتے ہوئے کیا کہنا چاہیے دیکھ لیں ۔

(۴) جو قبر بیٹھ جائے یا گرجائے اس قبر کو از سرنو بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

(۵) جان بوجھ کر پرانی قبر کو میت کی موجودگی کی حالت میں بغیر ضرورت کے کھودنا جائز نہیں ہے ۔

(۶) میت کو قبر میں سلا کر ویسے ہی اوپر مٹی ڈالدیناخلاف سنت ہے ۔

(۷) بعض علاقوں میں یہ بدترین رسم ہیکہ جب کوئی عورت حیض یا نفاس کی حالت میں انتقال کرجاتی ہے تواسکی قبر میں چالیس یا بیس گھڑے پانی ڈالا جاتا ہے اور کہاجاتاہیکہ اسکا یہ غسل ہے،یہ جہالت اورنادانی ہے ایسے عمل سے باز آنا چاہیے ۔

(۸) بعض علاقوں میں یہ رسم ہیکہ جب کسی کی تدفین میں مسلمان اورغیر مسلم دونوں شریک ہوتے ہیں تومسلمانوں کے ہاتھوں کی مٹی سرہانے اورغیر مسلموں کے ہاتھوں کی مٹی پیر کے نیچے ڈالتے ہیں یہ ایک غیرشرعی رسم ہے جسکی کوئی حقیقت نہیں ۔

(۹) بعض علاقوں میں قبروں میں بیری کی ٹہنی ڈالتے ہیں فتاوی رشیدیہ میں اس عمل کو شیعہ کا شعار قرار دیا گیا ہے لہذا اس رسم سے بھی بچنا چاہیے ۔

(۱۰) بعض علاقوں میں یہ رواج ہیکہ جب کمسن بچہ کی وفات ہوتی ہے تواں مرحوم بچے کا دودھ بخشتی ہے یہ دودھ بخشنے کی اصطلاح ایک رسم ہے جسکا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

(۱۱) بعض علاقوں میں لوگ تدفین سے فارغ ہوکرواپسی پر گھرمیں داخل ہونے سے پہلے چاہے انکے پیروں میں مٹی وغیرہ لگی ہوئی ہو یا نہ ہواپنے پیروں کے دھونے کو ضروری سمجھتے ہیں، عورتیں پیر دھوئے بغیر اندر آنے کی اجازت نہیں دیتیں حالانکہ پیر دھونے کاکوئی حکم نہیں ہے البتہ جنازہ اورتدفین میں شریک لوگ اگرواپسی پروضوکرلیں تومستحب ہے۔(۱۲) بعض علاقوں میں شوہر کے انتقال کے بعد بیوہ عورت کواسکے سامنے لایاجاتا ہے اورمیت شوہر کے سامنے بیوہ کی چوڑیاں توڑی جاتی ہیں اس رسم کاشریعت

سے کوئی تعلق نہیں ہے حکم یہ ہے کہ شوہر کے انتقال کے بعد عورت اپنی چوڑیاں اتار کر رکھ لے عدت کے ختم ہونے پر پھر پہن لے۔

(۱۳) بعض علاقوں میں قبر میں مردہ کو رکھ کر ایک دو روز تک قبر کھلی رکھتے ہیں یہ خرافات میں سے ہے، تدفین کے ساتھ ہی قبر بند کردینی چاہیے۔

(۱۴) بعض علاقوں میں چھوٹی الائچی پیس کر مردے کے بدن پر لگایا جاتا ہے اسکی بھی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔

(۱۵) بعض علاقوں میں قبر کو چھ فٹ گہرا کھودا جاتا ہے تاکہ مردہ قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکے۔ یہ خیال بھی غلط ہے۔ نماز، روزہ وغیرہ زندگی ہی میں فرض ہیں مرنے کے بعد سب معاف ہوجاتے ہیں۔

(۱۶) بعض علاقوں میں قبر میں گدے بچھائے جاتے ہیں، پھولوں کے ہار رکھتے ہیں، تکیے رکھے جاتے ہیں تاکہ پیر صاحب کو تکلیف نہ ہو، بہرحال یہ ساری چیزیں بدعت ہیں سنت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۱۷) بعض علاقوں میں میت کے سرہانے کنکریاں رکھی جاتی ہیں تاکہ منکر نکیر کنکریوں کو دیکھکر معلوم کرلیں کہ ان کنکریوں کے بقدر قرآن شریف پڑھکر اسکے نام بخش دیا گیا ہے اسکی بھی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے۔

قبرستان میں اذان

بعض لوگ قبرستان میں میت کے دفن کے موقع پر اذان دیتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ اذان دعاء کی قبولیت کا ذریعہ اور میت کی وحشت کے دور ہونیکا سبب ہے یہ صحیح ہیکہ اذان کی یہ تاثیر ہے لیکن قبر میں میت کی تدفین اذان کا موقع نہیں ہے۔ حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے اسکا کہیں بھی ثبوت نہیں ملتا اسلئے یہ بدعت ہے۔

قبروں کو پختہ بنانا کیسا ہے؟

قبر پر چہار دیواری پختہ بنانا اور اس پر مستقل پختہ مکان بنانا جائز نہیں ہے جس قبر پر بھی اس طرح کیا جاتا ہے وہاں بدعت کا آغاز ہوجاتا ہے۔

قبر پر چراغ

قبر کے اوپر چراغ،اگربتی،لوبان وغیرہ جلانابدعت اور ممنوع ہے حضورﷺاور صحابہء کرامؓ سے کہیں بھی یہ بات منقول نہیں ہے۔

قبرستان میں جوتے پہننا

قبروں پر سے راستہ بنانا منع ہے خواہ جوتا پہن کریابرہنہ پا ہواور قبروں سے بچ کر جوتا پہنے ہوے چلنا درست ہے آج کل تدفین کے موقع پرلوگ ادھرادھر موجود قبروں کا کوئی لحاظ نہیں کرتے ان قبروںؒ پر جوتوں کے ساتھ یا جوتوں کے بغیر کھڑے ہوجاتے ہیں یا اِن پر سے چل کر جاتے ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

قبر پر دعاء

تدفین کے بعد یاکسی بھی موقع پرقبرپر ہاتھ اٹھاکردعاء کرنا بھی درست ہے اوربغیر ہاتھ اٹھائے دعا کرنا بھی درست ہے حضورﷺنے دفن کے بعد قبلہ کی طرف رخ فرما کر ہاتھ اٹھاکر دعاکی ہے اگرہاتھ اٹھاکردعا کرنا چاہے توآنحضرتﷺکی پیروی کرتے ہوئے قبر کی طرف رخ نہ کیا جائے بلکہ قبلہ کی طرف رخ کیا جائے۔

قبر پر سورۂ فاتحہ

تدفین کے بعدیاکسی بھی موقع پرزیارت قبورکے وقت سورہء فاتحہ یاقرآن مجید کی کوئی سورت وغیرہ کھڑے ہوکرپڑھناچاہئے اگرکسی کوزیادہ دیرتک ٹھہرنامشکل ہویا کھڑے ہونے میں تھکان ہوتوبیٹھنا بھی درست ہے اگرزندگی میں میت سے بے تکلفی کے تعلقات تھے توکھڑے ہونا اور بیٹھنا (دونوں)صورتیں درست ہیں۔

کیاعورتیں قبروں کی زیارت کر سکتی ہیں؟

لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرْ اللہ تعالی نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے،(باب زیارۃ القبور، مشکوۃ شریف)عورتیں اگرزیارت قبورکوقبرستان جائیں

تو اسمیں دوسرے مفاسد ہیں مثلاً پردہ کا اہتمام نہیں کریں گی وہاں جاکر قبور دیکھکر خاص کر جب کہ وہ انکے اعزہ ،اولاد، والدین یا،شوہروغیرہ کی قبریں ہوں تو بے صبری کیساتھ چلاچلا کر بیان کرکے روئیں گی ،سینہ کوبی کریں گی ، بال نوچیں گی ، منہ پیٹیں گی ، اگر وہ بزرگوں کی قبریں ہوں تو وہ انکا طواف کریں گی ، انکو سجدہ کریں گی ، ان سے مرادیں مانگیں گی ، ان پر چادرڈالیں گی ، وہاں چراغ جلائیں گی، چڑھاوا چڑھائیں گی غرض شرک وبدعات میں مبتلا ہوں گی جیسا کہ اولیاء کرام کی قبروں پراس قسم کے مناظر دیکھ کر دل کڑھتا ہے اور انکی بد نصیبی پر دل تڑپتا ہے ان تمام امور پر نبی رحمت کی نگاہ دوربین تھی جسکی وجہ سے نبی رحمت ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت الٰہی کی وعید بیان فرماکر اس دروازے ہی کو بند فرمادیا۔

قبروں کی زیارت کا طریقہ

قبروں کی زیارت مستحب ہے زیارت سے میت کو بھی فائدہ ہے اورخودزیارت کرنے والے کو بھی ، اسلئے کہ زیارت سے اپنی موت یاد آتی ہے اوریہی مقصود بھی ہے بہتر یہ ہیکہ ہرہفتہ کم ازکم ایک مرتبہ قبروں کی خاص کروالدین کی قبروں کی زیارت کرے، زیارت کیلئے جمعہ پیراورجمعرات کادن بہترہے ورنہ جس دن بھی موقع ملے زیارت کرے، قبرستان میں داخل ہوکر یہ دعاء پڑھے۔

قبرستان میں سورہء یسین پڑھنے اور اسکاثواب اہل قبورکوبخشنے پراس دن اللہ تعالیٰ قبرستان کے سارے مردوں سے عذاب میں تخفیف کردیتے ہیں بلکہ عذاب اٹھا دیتے ہیں ایسے ہی جمعہ کے دن پڑھنے پر مردوں سے عذاب اٹھالیاجاتاہے،(مراقی الفلاح)

زیارت قبر کے وقت پائنتی کھڑا ہونا بہتر ہے ۔ میت کیلئے دعا کرتے وقت قبرکے سامنے ہاتھ اٹھانیکے بجائے قبلہ رخ ہوکردعا کی جائے قبروں کا طواف کرنا جائز نہیں ہے

تدفین کے بعد

تدفین کے بعد لوگ میت کے رشتہ داروں کوتعزیت دیکراپنے اپنے گھرچلے جائیں تدفین کے بعدمیت کے گھر پر اجتماع کرنا اورکھانے پینے کیلئے باقاعدہ دعوت کی شکل میں دستر خوان بچھانا مکروہ عمل ہے کیونکہ اجتماعی کھانا بہت خوشی اور مسرت کے

وقت ہوا کرتا ہے، غم اور مصیبت کے وقت نہیں میت کے گھر والوں کیلئے کھانا بھیجنا سنت ہے ۔ اور یہ مقرر نہیں کہ فلاں قسم ہی کا کھانا بھیجا جائے اور جو میت کے گھر کے لوگ ہیں وہ اس کھانے میں شریک ہوں

تعزیت

جس گھر میں کسی کا انتقال ہوا ہو اس گھر کے لوگوں کو یعنی میت کے ماں باپ ، بھائی بہن ، میاں بیوی ، بیٹا بیٹی اور رشتہ داروں کو تسکین و تسلی دینا اور انکو صبر و شکر کی تلقین کرنا بھی سنت ہے، اسی عمل کو شریعت میں تعزیت کہا جاتا ہے، حضور ﷺ خود بھی لوگوں کے یہاں جاکر تعزیت فرمایا کرتے تھے اور انکو صبر کی تلقین کرتے تھے۔ تعزیت میں یہ بھی شامل ہیکہ جس گھر میں موت ہوگئی ہے اسکے یہاں کھانا وغیرہ بھیجدیں مگر تین وقت سے زیادہ کھانا نہ بھیجنا چاہئیے۔

تین دن کے بعد تعزیت کیلئے جانا مکروہ ہے البتہ باہر سے آنے والوں کیلئے تین دن کی قید نہیں ہے۔ بعض عورتیں میت کے گھر میں تین دن تک چولہے میں آگ جلانے کو برا سمجھتی ہیں یہ بالکل جاہلانہ خیال ورسم ہے۔

تعزیت میں پردہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے تعزیت مسنون ہے اور اس موقع پر بے پردہ ہونا حرام ہے۔

ایصال ثواب

امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور جمہور سلف وخلف عبادات بدنیہ میں وصول ثواب کے قائل ہیں علماء اہل سنت کی نگاہ میں ایصال ثواب مشروع ہے، یعنی قرآن شریف وغیرہ پڑھکر ثواب پہنچایا جاسکتا ہے، اگر تمام لوگ یا بعض سورۂ اخلاص یا کوئی بھی سورت پڑھکر میت کو ثواب پہنچادیں تو یہ باعث اجرو ثواب ہے، ایک وقت میں اگر کئی مردہ اشخاص کو ثواب پہنچایا جائے تو سب کو ثواب پہنچتا ہے، لیکن اگر پہلے کسی چیز کا ثواب ایک میت کو پہنچادیا تو پھر دوسرے وقت میں اسی صدقہ و کلام مجید کا ثواب دوسری میت کو نہیں پہنچا سکتا کیونکہ وہ ثواب اول میت کو پہنچ گیا، ایصال ثواب میں اگر میت کے باپ کا نام معلوم

نہ ہوتو صرف اسی کا نام لینا کافی ہے، فلاں بن فلاں کہنا مناسب ہے، دل میں جوارادہ ہے وہ اللہ تعالی کو معلوم ہے ،

ایصال ثواب کی آسان شکل یہی ہیکہ جوچیز پڑھی جارہی ہے یاجومال خرچ کیا جارہاہے اسوقت ایصال ثواب کی نیت کرلی جائے ایصال ثواب کے لئے جو خرافات و بدعات گھڑلئے گئے ہیں انکی کوئی اصل نہیں ہے،ان تمام بدعات وخرافات سے پرہیز کرنا چاہیئے

سوم اوردہم وچہلم

میت کیلئے ایصال ثواب کرنے میں کسی دن،تاریخ اوروقت کی کوئی قید نہیں ہے ، ہر دن برابر ہے ،عموما عوام میں یہ رواج ہیکہ وہ آدمی کے انتقال کے تیسرے دن زیارت کے نام سے ایصال ثواب کرتے ہیں پھردہم یعنی انتقال کے دسویں دن اور چہلم یعنی انتقال کے چالیسویں دن ایصال ثواب کیلئے منتخب اورمقررکرتے ہیں اورعقیدہ یہ ہیکہ ان دنوں میں ایصال ثواب کرنا چاہئے اوران دنوں میں باقاعدہ دعوتیں ہوتی ہیں، جس میں فقراء کم اورامراء ، دوست واحباب زیادہ شریک ہوتے ہیں گویا ایک تقریب ہوتی ہے ، سوم دہم اورچہلم اوربرسی کے نام پرلوگوں کو کھانا کھلارہے ہیں اوریہ توایک اعتبار سے صدقہ وخیرات کے حقدارتوغریب ومفلس ومسکین ونادار لوگ ہیں جبکہ عموماان دعوتوں میں انکوکوئی پوچھ کرنہیں دیکھتا ، اب دعوتوں میں کارنشین موٹرنشین ہی تشریف لاتے ہیں، اب تو چہلم اوربرسی کیلئے دعوت نامے بھی چھپ رہے ہیں اب ان خوشنما دعوت ناموں کا بھی شاید ایصال ثواب ہورہا ہے ،

جب زیارت چہلم اوربرسی کاکھانا ثواب پہنچانیکی نیت سے پکایا گیا توپھراسی کھانے میں سے اہل خانہ، رشتہ دار اورپیٹ بھرے لوگ کیسے کھاسکتے ہیں؟ اور ایسے موقعوں پر جو مردوں اورعورتوں کا اختلاط ہورہا ہے اوربے حجابی ہورہی ہے کیا اس اجروثواب کے ساتھ ان گناہوں کاایصال ثواب بھی کیاجارہا ہے ؟ کیا چہلم برسی اوردہم سوم وغیرہ حضورﷺ اورصحابہء کرام سے ثابت ہے؟ کیا کسی بھی حدیث کی کتاب سے ان مخصوص ایام میں ایصال ثواب کی مجلسوں کے انعقاد کا ثبوت مل سکتا ہے ؟ اوراگران خرافات میں مبتلا حضرات سے یہ پوچھاجاتا ہیکہ یہ سب کیوں کررہے ہوتوان کی زبانوں پر یہی جواب ہوتاہیکہ یہ ہمارے بڑوں سے چلاآرہا ہے انکے نزدیک بڑے وہ ہیں جوان

کے خاندان میں تھے اور جنہیں علم نہ ہونیکی وجہ سے خرافات و بدعات میں مبتلا ہوگئے تھے یہ لوگ یہ کیوں نہیں کہتے کہ ہمارے بڑوں یعنی حضور ﷺ اور ہمارے صحابہ کرام اور ہمارے اولیاء کرام سے یہ ثابت نہیں ہے ۔ دین کے اعتبار سے خاندان کا بڑا بڑا نہیں ہوتا بلکہ دین کے اعتبار سے حضور ﷺ اور صحابہء کرام اور اولیاء کرام ہی بڑے ہوتے ہیں ان کے نقش قدم پر چلنا لازم ہوتا ہے

تعزیتی جلسہ

کسی مسلمان کے انتقال پر میت کے متعلقین کی تعزیت کرنا یعنی تلقین صبر وغیرہ کرنا سنت سے ثابت ہے اگر وہاں خود جاکر تعزیت کا موقع نہ ہو تو خط کے ذریعہ بھی سلف صالحین سے تعزیت کرنا منقول ہے ۔

جس کے انتقال سے بہت سے لوگوں کو صدمہ ہو بہت لوگ تعزیت کی ضرورت محسوس کریں اور سب کا پہنچنا دشوار ہو تو اسکے لئے سہل صورت یہ ہیکہ ایک جلسہ کرکے تعزیت کردیجائے ایسی صورت میں ایک بڑی جماعت سفر کی زحمت سے بچ جاتی ہے اور میت کے متعلقین پر کثیر مہمانوں کا بار بھی نہیں پڑتا اور مجمع عظیم کی متفقہ دعا بھی قبولیت کا ذریعہ ہے بظاہر تعزیتی جلسہ کے انعقاد میں شرعاً کوئی قباحت نہیں لیکن بہت جگہ اس نے محض رسم کی صورت اختیار کرلی ہیکہ مقصود یہ ہوتا ہے کہ اخبار میں نام آجائے گا اور ہماری شہرت ہوجائے ۔ اگر ہم نے تعزیتی جلسہ نہ کیا تو لوگ ملامت کریں گے وغیرہ وغیرہ اگر یہ صورت ہو تو پھر اسکو ترک کرنا ہی بہتر ہے ۔

میت کے لئے ایصال ثواب ثابت ہے قرآن پاک کی تلاوت کا ثواب پہنچانا بھی درست ہے ۔انفرادی پڑھنا بھی درست ہے جو نیک کام بھی اللہ کیلئے کیا جائے اور یہ دعا کرلی جائے کہ یا اللہ اسکا ثواب فلاں کو پہنچادے تو بس اس کا ثواب پہنچ جاتا ہے سلف صالحین سے نماز ،تلاوت ،صدقہ ،حج ،وغیرہ ،کا ثواب پہنچانا ثابت ہے ۔

مکتبہ سبیل الفلاح کے زیراہتمام مولانا غیاث احمد رشادی صاحب

کی تحریر کردہ مفید عام اصلاحی کتابیں مطالعہ کی میز پر

﴿۱﴾ روح قرآن جلد اول ﴿۲﴾ روح قرآن جلد دوم

﴿۳﴾ تکبر کی حقیقت ﴿۴﴾ امانت وخیانت

﴿۵﴾ ہم اپنی قربانی کیسے کریں؟ ﴿۶﴾ ہم ماہ رمضان میں کیسے رہیں ؟

﴿۷﴾ حرام کمائی سے پرہیز ﴿۸﴾ رشتہ داروں میں ایسے رہیے

﴿۹﴾ قدرت کی پہچان ﴿10﴾ مردوں اور عورتوں کی نماز کا طریقہ

﴿۱۱﴾ سچ اور جھوٹ ﴿۱۲﴾ ہم اپنے محلہ میں کیسے رہیں ؟

﴿۱۳﴾ کیا ماہ صفر منحوس ہے ؟ ﴿۱۴﴾ زبان بہترین یا بدترین ؟

﴿۱۵﴾ آپسی تعلقات میں بگاڑ کیوں ؟ ﴿۱۶﴾ موجودہ معاشرہ میں نکاح بوجھ کیوں

﴿۱۷﴾ ماں باپ کیا کریں ؟ ﴿۱۸﴾ قرآن مجد میں خواتین کے واقعات

﴿۱۹﴾ نماز کے اثرات و ثمرات ﴿۲۰﴾ ہماری مسجدیں اور ہم

﴿۲۱﴾ حج کا سفر کیا کریں کیا نہ کریں ﴿۲۲﴾ رب سے کس طرح مانگیں؟

﴿۲۳﴾ ہم عیادت کس طرح کریں ؟ ﴿۲۴﴾ ہم اپنے بچوں کو کہاں پڑھائیں؟

عنقریب مصنف کی نئی تصنیف ''سکرات سے تعزیت تک کیا کریں؟'' شائع ہوگی

مولانا حافظ الحاج محمد عبدالباسط رشادی صاحب مدظلہ العالی مقیم حال امریکہ

کے تاثرات

میرا دل اس وقت باغ باغ ہو جاتا ہے جب میں میرے دوست مولانا غیاث احمد رشادی کی کتابیں پڑھتا ہوں، سبیل الرشاد میں تعلیم کے دوران سے میں مولانا موصوف سے اور ان کی صلاحیتوں سے واقف ہوں۔

اللہ تعالی نے مولانا کی زبان اور ان کے قلم میں تاثیر رکھی ہے، ان کی تقریر جامع ہوتی ہے اور کتابیں عام فہم ہوتی ہیں، میں نے امریکہ (نیویارک) میں قیام کے دوران کئی ہندوستانی بھائیوں کے پاس مولانا کی کتابیں دیکھی ہیں اور وہاں بھی لوگ مولانا کی کتابوں سے استفادہ کر رہے ہیں اور وہ ان کتابوں سے خوش بھی ہیں۔

وقت کا تقاضا ہے کہ مولانا کی یہ کتابیں گھر گھر پہنچیں اور مولانا نے جن اہم اصلاحی مضامین کا انتخاب کرتے ہوئے چھوٹی چھوٹی کتابیں تصنیف کی ہیں یہ کتابیں موجودہ معاشرہ کی اصلاح کیلئے ضروری ہیں۔

میری نیک تمنائیں اور دعائیں مولانا کیلئے اور مولانا کے قائم کردہ مکتبہ کیلئے ہیں کہ اللہ تعالی مولانا کو صحت عطا فرمائے اور مکتبہ کو ترقی سے نوازے۔ آمین

محمد عبدالباسط رشادی

یکم جنوری ۲۰۰۳ء

مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر اسوسی ایشن رجسٹرڈ 675 کے
زیر اہتمام مولانا غیاث احمد رشادی کی تحریر کردہ اصلاحی عام فہم کتابیں

(۱) روح قرآن (جلد اول)
(۲) روح قرآن (جلد دوم)
(۳) تکبر کی حقیقت
(۴) سچ اور جھوٹ
(۵) امانت وخیانت
(۶) کیا ماہ صفر منحوس ہے
(۷) ہم ماہ رمضان میں کیسے رہیں؟
(۸) ہم اپنی قربانی کیسے کریں؟
(۹) ہم اپنے محلہ میں کیسے رہیں؟
(۱۰) آپسی تعلقات میں بگاڑ کیوں؟
(۱۱) رشتہ داروں میں ایسے رہیے
(۱۲) مسلمانو! قادیانیوں سے بچو!
(۱۳) ہم عیادت کس طرح کریں
(۱۴) حرام کمائی سے پرہیز
(۱۵) زبان بہترین یا بدترین
(۱۶) قدرت کی پہچان
(۱۷) قرآن مجید میں خواتین کے واقعات
(۱۸) ہماری مسجدیں اور ہم
(۱۹) مردوں اور عورتوں کی نماز کا طریقہ
(۲۰) نماز کے اثرات وثمرات
(۲۱) جمعہ کے دن کیا کریں
(۲۲) حج کا سفر

(۲۳) رب سے کس طرح مانگیں؟
(۲۴) ہمارے گھروں میں ٹی وی کیوں؟
(۲۵) بحیثیت مسلمان میں تمہیں کیا دے سکتا ہوں؟
(۲۶) ہمارا لباس کیسا ہو؟
(۲۷) عورت بے پردہ کیوں ہو گئی؟
(۲۸) میاں بیوی آپس میں کیسے رہیں
(۲۹) ماں باپ کیا کریں؟
(۳۰) ہم اپنے بچوں کو کہاں پڑھائیں؟
(۳۱) مصیبتوں میں ہم کیا کریں
(۳۲) سکرات سے تعزیت تک
(۳۳) ہم میں صبر کیوں نہیں
(۳۴) ظلم کیوں کرتے ہو
(۳۵) ماں باپ کا حق کیا ہے؟
(۳۶) حضرت موسیٰؑ کا علمی سفر
(۳۷) چراغ دینیات
(۳۸) صبح وشام کی دعائیں
(۳۹) موجودہ معاشرہ میں نکاح بوجھ کیوں؟
(۴۰) سیرت طیبہ قرآن حکیم کی روشنی میں
(۴۱) زکواۃ کس طرح ادا کریں؟
(۴۲) اعتکاف کا طریقہ کیا ہے؟
(۴۳) کیا شیطان ہمارا دوست ہے؟

پتہ: مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر اسوسی ایشن (رجسٹرڈ۔ ۶۷۵)
مکان نمبر: 16-2-138/2 اکبر باغ، حیدر آباد۔
Website:www.maktabasabeel-ul-falah.com